عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۳ تا ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ اگست ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱۱

حصول آزادی اور قیام پاکستان کے تقاضے

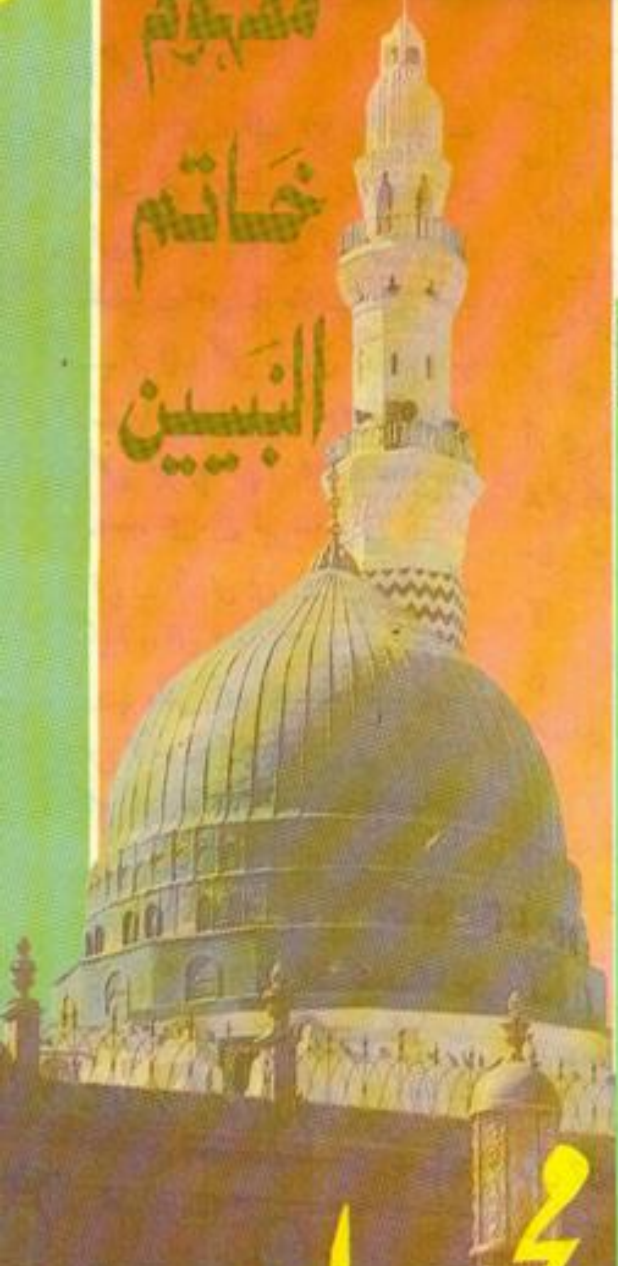

مفہوم خاتم النبیین

محسن امت

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

## جدید تحقیقات اور علامات قیامت

## انسانی وحدت اسلام کا عظیم تحفہ

تحفظ ناموس رسالت کا قانون...... امریکہ اور مغربی دنیا کا شر انگیز مطالبہ

قیمت : ۵ روپے

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(عظمیٰ، کراچی)

س : میرے ایک عزیز پرائز بانڈ کے صرف نمبر خریدتے ہیں، پرائز بانڈ نہیں خریدتے، اور کہتے ہیں کہ اس میں نفع نقصان ہے، اس لئے جائز ہے، طریقہ کار یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کروڑوں روپے کے پرائز بانڈ ہیں، وہ مخصوص روپوں میں محض نمبر بیچتا ہے، مثلاً" ۰۲۳۴۵ سے ۰۲۳۹۰ تک کے نمبر ۷۰۰ روپے دے کر خریدے، اگر ان میں سے کسی پر انعام لگ گیا تو وہ اس کا ہوا، بصورت دیگر اسے ۷۰۰ روپے واپس نہیں ملیں گے۔ اب میرے عزیز کا کہنا ہے کہ چونکہ اس میں رقم ڈوب بھی سکتی ہے، اور نفع میں ہوسکتا ہے، لہٰذا یہ جائز ہے۔ آنجناب صحیح مسئلہ کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

ج : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ نمبروں کے خریدنے کی جو بات آپ نے لکھی ہے شرعاً" صحیح نہیں، اس لئے کہ نمبروں کی بذات خود تو کوئی قیمت نہیں ہوتی، مقصود اس سے اس نمبر کے پرائز بانڈ خریدنا ہوتا ہے، اور وہ اس کو ملے نہیں، اس لئے ان نمبرات کی بیع ہی صحیح نہیں ہوئی۔ پھر جب پرائز کی خرید و فروخت ہی جائز تو ان نمبروں کی خرید و فروخت جائز کیونکر ہوگی اس لئے یہ غلط ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

س : ایک شخص کسی کا پھنسا ہوا کام کروادیتا ہے مثلاً" کسی کی زمین دکان کا مسئلہ گورنمنٹ کے پاس پھنسا ہوا ہے، اور وہ اپنے تعلقات سے کام لیتے ہوئے حل کرواکر کچھ کمیشن لیتا ہے، اگر ۵-۶ لاکھ کا کام ہے تو وہ ۲۵ یا ۵۰ ہزار لے کر کروا دے، لیکن اسے رشوت نہ کہے، بلکہ کہے کہ فلاں بندے کا لاکھوں کا نقصان ہوجاتا اگر میں اس کا کام نہ کرواتا، لہٰذا اس نے بخوشی مجھے یہ روپے دیئے ہیں، میں نے خود مطالبہ نہیں کیا، کیا اس کو رشوت کہا جائے گا؟

ج : اگر بطور وکیل کے اس کی اجرت مقرر کرلی جائے، تو یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

(شوکت علی، کراچی)

س : میری شادی کے وقت مولوی صاحب نے لڑکی کے وکیلوں، والد، چچا اور دوسرے حضرات سے اجازت لے کر میرا نکاح لڑکی سے پڑھایا، جو کہ میں نے تین مرتبہ قبول کیا، مگر اس وقت لڑکی کے وکلاء نے انجانے میں لڑکی سے نکاح کی اجازت نہیں لی، اور نہ ہی تین بار اقرار کروایا، لیکن لڑکی یہ کہتی ہے کہ جو فیصلہ میرے وکیلوں نے کیا ہے، یعنی مولوی صاحب کو میری طرف سے نکاح کی اجازت دی ہے، وہ مجھے دل سے قبول ہے، کیا اس طریقہ سے کیا گیا ہمارا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

ج : نکاح صحیح ہوگیا۔ پریشان نہ ہوں۔ واللہ اعلم

(عبدالقادر قریشی، نوابشاہ)

س : تقریباً" ایک سال پہلے میری بیوی اور والدہ صاحبہ میں کسی بات پر تکرار ہوگئی، میں نے بیوی کو سمجھانے کی کوشش کی، مگر وہ نہیں مانی تو طلاق کی دھمکی دے دی۔ میں غصہ میں تھا، بیوی سات ماہ کی حاملہ تھی، دھمکی کے طور پر ایک طلاق صلح کرنے کی نیت سے دیدی۔ طلاق دینے کے کچھ دیر کے بعد بیوی کی طبیعت خراب ہوگئی۔ میں اس کو لے کر ہسپتال گیا، وہاں پر بیوی نے اپنی غلطی تسلیم کرلی، اور میں نے اس کو معاف کردیا۔ ہسپتال میں بچہ ضائع ہوگیا۔ ہسپتال سے گھر آنے کے بعد ہم میاں بیوی کی طرح رہنے لگے، اور میں بیوی کے حقوق ادا کرتا رہا۔ تقریباً" ۶-۷ ماہ بعد بیوی کی طبیعت خراب ہوگئی علاج معالجہ کرایا، لیکن ٹھیک نہ ہوئی اور اللہ کو پیاری ہوگئی۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ طلاق کے بعد صلح ہونے سے لے کر اس کی وفات تک تقریباً" ایک سال میاں بیوی کی حیثیت سے گزارے، تو کیا میرا یہ عمل صحیح تھا؟

ج : آپ کا یہ عمل صحیح تھا۔ ایک طلاق ہے، جبکہ وہ رجوع اور صلح کی نیت سے ہو نکاح ختم نہیں ہوتا، تم دونوں بدستور میاں بیوی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بخشش فرمائے، اور تمہاری اور تمہارے بچوں کی کفایت فرمائے۔

ہم سب نے اللہ کے پاس جانا ہے، اس لئے داڑھی نہ منڈوایا کرو، انگریزی لباس اور انگریزی بال مت رکھو، اب تک جو کچھ کوتاہیاں ہوچکی ہیں، ان کی تلافی کرو، اللہ تعالیٰ کے حقوق یا بندوں کے حقوق جو اپنے ذمہ ہیں، ان کو ادا بھی کرو، اور ان کی معافی بھی مانگو۔ خدا جانے زندگی کے کتنے دن باقی ہیں۔ والسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱۱ ۳ تا ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ اگست ۱۹۹۷ء قیمت: ۵ روپے

**مجلس ادارت**

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

**سرکولیشن مینجر**

- محمد انور

**قانونی مشیر**

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

**ٹائیٹل و تزئین**

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

## اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- جدید تحقیقات اور علامات قیامت (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- مفہوم خاتم النبیین (مولانا محمد حسین) ۸
- محسن امت صلی اللہ علیہ وسلم (محمد صدیق فضل) ۱۰
- حصول آزادی اور قیام پاکستان کے تقاضے (محمد اشرف کھوکھر) ۱۲
- انسانی وحدت.... اسلام کا عظیم تحفہ (مولانا ابوسفیان سعید ندوی) ۱۴
- مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ تبلیغی رپورٹ (مولانا اللہ وسایا) ۱۷
- بازگشت............ ۱۳
- ماہ ربیع الاول کی مختصر تاریخ (محمد عمر فاروق شیخ) ۲۲
- قادیانی وحی و الہام کا معیار (مولانا عبداللطیف مسعود) ۲۶

**رابطہ دفتر**

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی (فون) ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

**مرکزی دفتر**

حضوری باغ روڈ ملتان (فون) ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

**LONDON OFFICE**

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171-737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ مزرعہ لائن کراچی

**زر تعاون**

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروا لیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا

**زر تعاون بیرون ملک**

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۳۸۷۰ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تحفظ ناموس رسالتؐ کا قانون...... امریکہ اور مغربی دنیا کا شرانگیز مطالبہ

امت محمدیہ کے تمام مکاتب فکر کا اس بات پر ہمیشہ سے اتفاق و اتحاد رہا ہے کہ کسی اسلامی ریاست میں توہین رسالت کا ارتکاب سنگین ترین جرم ہے اور اس جرم کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی۔ برصغیر کے مسلمان بحیثیت مجموعی اس اصول کی بار بار اپنے اجتماعی عمل سے تائید و تصدیق کر چکے ہیں چنانچہ غازی علم الدین شہیدؒ، غازی عبدالقیوم شہیدؒ اور اس پایہ کے دیگر حضرات کے کارناموں کے حوالے سے برصغیر کی ملت اسلامیہ کا مجموعی موقف اور ردعمل کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مملکت خداداد پاکستان میں گستاخ رسول کی سزا کو قانونی حیثیت دینے کے لئے ۱۹۸۶ء میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص بذریعہ الفاظ' تحریر' زبانی' اشارتاً' کنایتاً' یا کسی بھی طریقہ سے براہ راست یا بالواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کسی قسم کی گستاخی یا بے ادبی کا مرتکب ہو وہ مستوجب سزائے موت' یا عمر قید ہوگا' اور جرمانہ کا بھی سزاوار ہوگا۔ جبکہ اسلامیان پاکستان خصوصاً علماء کرام اور دین دار طبقہ کا موقف یہ تھا کہ عمر قید کے الفاظ دفعہ ۲۹۵-سی سے حذف کئے جائیں۔ کیونکہ یہ الفاظ شریعت مطہرہ سے متصادم ہیں۔ اس لئے کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ اسلامیان پاکستان کے اس اصولی مطالبے کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ نے عمر قید کے الفاظ ختم کر کے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا صرف اور صرف موت بحال رکھی۔

اس قانون کے بنتے ہی اسلام دشمن مغربی طاقتیں اور ان کے اشاروں پر ناچنے والے نام نہاد حقوق انسانی کے علمبردار اسلام اور اہل اسلام کے خلاف میدان میں کود پڑے اور ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر کے تحفظ ناموس رسالت کے اس قانون کو ختم کرانے کے لئے دو محاذ کھول دیئے۔

○ گستاخی رسول کا عام سلسلہ شروع کروا کے شاتم رسول کو انعام و اکرام سے نواز کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا۔

○ اسلامی احکامات سے نابلد حکمرانوں پر سیاسی دباؤ ڈال کر ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے یا کم از کم اسے ناقابل عمل بنانے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ۳ جولائی ۱۹۹۴ء کو سابق حکومت کے ایک سابق وزیر نے مغربی لابی اور اپنے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر دفعہ ۲۹۵-سی میں ترمیم کے متعلق اخبارات میں بیان دے کر مسلمانوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ اور مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ پاکستان جیسے ایک نظریاتی اور اسلامی ملک میں گستاخ رسول کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے کتنی بڑی سازش تیار ہو رہی ہے اور ہمارے حکمران کس طرح استعمال ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ مسلمانوں کے مثالی احتجاج اور ملک گیر پہیہ جام پرامن ہڑتالوں نے دین سے نابلد حکمرانوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ آخر کار حکمران طبقہ کو مسلمانوں کے احتجاج کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد یہودی قادیانی لابی کی تیار کردہ سازش کے تحت چند ایک عیسائی نوجوانوں سے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرا دیا گیا۔ اور جب کیس عدالتوں میں پہنچے تو ان گستاخان رسول کی وکالت کے لئے قادیانی وکلاء نے پیش ہو کر عیسائی' یہودی' اور قادیانی گٹھ جوڑ کا ثبوت فراہم کیا۔ اس مرحلہ پر بھی ہمارے حکمرانوں نے ان گستاخان رسول کو قانون کے مطابق سزا دلوانے کی بجائے اپنے غیر ملکی اسلام دشمن آقاؤں کی شہ پر جس سرکاری اعزاز و اکرام و انعام کے ساتھ بیرون ملک روانہ کر کے کروڑوں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی تاریخ اسلام میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے اور مغربی دنیا نے ان کو ہیرو بنا کر پیش کیا۔ اور لاکھوں ڈالر انہیں اس گستاخی رسولؐ پر انعام دیئے۔ اس سے قبل سلمان رشدی ملعون' تسلیمہ نسرین وغیرہ جیسے بدبختوں کو مغربی دنیا نے آزادی رائے کا ہیرو ظاہر کر کے اسلام کی توہین کی۔ رشدی ملعون' تسلیمہ نسرین' گل مسیح' رحمت مسیح' سلامت مسیح' اور آج کل لاہور کے یوسف علی ملعون وغیرہ جیسے بدبخت انسان مغربی دنیا کی آنکھوں کے تارے اس لئے بنے ہوئے ہیں کہ انہوں نے محسن انسانیت' رحمتہ للعالمین' فخر کائنات مقصود کائنات انسانیت کو عزت بخشنے والی ذات گرامی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کر کے مسلمانوں کی مذہبی غیرت کو للکارا ہے اور مغربی دنیا ایسے بدبخت انسانوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے دن رات ناکام کوشش میں مصروف ہے اور پاکستان کے حکمرانوں پر مسلسل دباؤ ڈال کر وہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون دفعہ ۲۹۵-سی کو ختم کرا کے گستاخ رسول کو ننگا ناچ ناچنے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے سرعام گلی ڈنڈا کھیلنے کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتی ہے۔ اور جب بھی ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قانون کو ختم کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کے لئے شور مچایا گیا تو اس کے جواز کے لئے ایسی بے ہودہ دلیل پیش کی گئی جس کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی واسطہ نظر نہیں آتا۔ چنانچہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے اکثر یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ کوئی انسان اس قانون کی زد میں آ کر ناحق نہ مارا جائے۔ اس قانون کی آڑ میں لوگوں کو ناحق ستایا جائے گا' اس خدشے کے پیش نظر اس قانون کا ختم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس بے وزنی اور بے ہودہ دلیل کے جواب میں بطور چیلنج یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۸۶ء سے جب یہ قانون بنایا گیا ہے آج تک تقریباً گیارہ سال کے طویل عرصہ میں اس قانون کو ختم کرنے کا ناحق و ناجائز مطالبہ کرنے والے ناعاقبت اندیش۔ عقل و خرد سے تہی دست و تہی دامن اسلامی اصول اور تعلیمات اسلامیہ سے نابلد' غیروں کے اشاروں پر ناچنے والے نام نہاد حقوق انسانی کی آڑ میں سیم و زر سے جھولیاں بھر کے اپنے ایمان و ضمیر کا سودا کرنے والے افراد ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے کہ کسی شخص کو اس قانون کے تحت پھانسی پر لٹکایا گیا ہو۔ جبکہ اس کے برعکس بیسیوں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ اس عرصہ میں کئی بدبخت انسانوں نے اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر رحمتہ للعالمینؐ کی

شان اقدس انتہائی درجے کی گستاخی کرکے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا سرعام قتل کیا ہے۔ خدانخواستہ اگر ان بے دین افراد کے اشارے یا مطالبے پر یہ قانون ہی ختم کر دیا جائے تو پھر گستاخ رسول کی قسمت کا فیصلہ مسلمان خود کرنے پر مجبور ہوں گے اور پھر دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قانون ہاتھ میں لینے سے نہیں روک سکے گی۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب اس قانون کے تحت کوئی انسان آج تک پھانسی پر نہیں چڑھا' تو پھر اس قانون کو ختم کرنے کے لئے یہ دلیل کتنی نامعقول اور بھونڈی ہے' جس پر عقل بھی ماتم کر رہی ہے۔ باقی رہا یہ کہ امکان ہے' امکان تو ہر قانون میں ناحق سزا ہونے کا موجود ہے۔ پھر ان میں ترمیم یا ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ آخر ۲۹۵-سی پر کیوں اتنا ظلم کیا جاتا ہے؟

اور یہ الزام بھی سراسر بے بنیاد اور غلط ہے کہ اس قانون کی آڑ میں ناجائز کیس درج کرا کے لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ اقلیتوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ اس قانون کو ختم کرانے کے لئے انگریز سامراج کے خود کاشتہ پودے قادیانیت نے بیرون ملک منظم طریقے سے ایک زہریلی مہم شروع کر رکھی ہے کیونکہ اس قانون کی سب سے زیادہ زد فتنہ مرزائیت پر پڑتی ہے اس لئے کہ مرزائیت کی بنیاد ہی گستاخی رسولؐ پر قائم ہے۔ مرزائیت کا وجود ہی گستاخی رسول کی علامت بن چکا ہے۔ قادیانی بڑے زور و شور سے اس قانون کو ختم کرانے کے لئے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں۔ امریکہ اور مغربی ممالک میں جاکر وہ اپنی فرضی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور قادیانی ہیڈ کوارٹر لندن سے کثیر رقم اس قانون کو ختم کرانے کے لئے مختص کی گئی ہے۔ امریکہ' جرمنی' ہالینڈ' سوئزرلینڈ' چیکوسلواکیہ اور دیگر یورپی ممالک میں قادیانی افراد بڑی مکاری اور عیاری کے ساتھ اس قانون کو ختم کرانے کے لئے عیسائیوں کے فرضی ناموں سے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرنے میں دن رات مصروف عمل ہیں۔

اور یہ ممالک جو اسلام دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے مرزائیوں کی فرضی مظلومیت اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر نام نہاد حقوق انسانی کی آڑ میں' بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے حواس باختہ ہو کر اسلامی ملکوں کو دھمکیاں دینا اور ناجائز مطالبے اور اسلامی ملکوں کے اندرونی معاملات میں بے جا مداخلت شروع کر دیتے ہیں اور یہ ان کا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے حال ہی میں امریکہ کا حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کہ توہین رسالت کے قانون کو ختم کرو ایک زندہ مثال ہے۔ امریکہ کا یہ مطالبہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ امریکہ ہمارے ملک میں بے جا مداخلت میں کس حد تک آگے جا چکا ہے کہ اب وہ مسلمانوں سے ان کی محبوب ترین ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا حق چھین کر انہیں بالکل بے ایمان اور بے غیرت بنانے پر تل گیا ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی کی خبر کے مطابق کلنٹن انتظامیہ نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون منسوخ کر دے۔

کانگریس سے منظور شدہ امریکی وزارت خارجہ کی دنیا بھر کے مسیحیوں پر مظالم کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہے۔ مگر مسلمانوں کا مذہب تبدیل کرنا غیر قانونی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہت سے معاملات میں پولیس ذمہ دار افراد کے خلاف صحیح طور پر کارروائی نہیں کرپاتی۔ جس کے باعث اقلیتی برادریوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی آئین میں اسلام کو مملکت کا دین قرار دیا گیا ہے ۱۹۸۶ء سے قانون تعزیرات میں توہین رسالت پر سزا کی دفعہ ۲۹۵-سی نافذ ہے حقوق انسانی کمیشن کے مطابق پولیس نے ۱۹۹۶ء میں اس دفعہ کے تحت ایک عیسائی ایوب مسیح کے خلاف مقدمہ شروع کیا رپورٹ کے مطابق امریکی حکومت حالیہ برسوں میں متعدد بار پاکستان پر زور دیتی رہی ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون منسوخ کر دے۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۷ء)

پاکستان کے اندرونی معاملات اور مسلمانوں کے حساس مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے امریکہ کی اس حرکت پر اسلامیان پاکستان کو امید یہ تھی کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے اسلامی ملک میں اور پھر اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کر کے اس ملک کی مسند اقتدار پر جلوہ افروز ہونے والے پاکستانی حکمران مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے امریکہ کی اس بے جا مداخلت اور ناجائز مطالبے کا ایسا منہ توڑ جواب دیں گے کہ اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر جائے گا اور اسلام کے خلاف اس کی تمام کوششیں پیوند خاک ہو جائیں گی اور آئندہ کبھی بھی اس قسم کی بکواس اور بے ہودہ مطالبہ کرنے کی اسے جرات نہ ہو سکے گی اور ناموس رسالت کے مسئلہ پر مسلمانوں کا جذباتی پہلو اس کے سامنے آجائے گا۔ اور یہ بات اس پر واضح ہو جائے گی کہ مسلمان ہر مسئلہ میں لچک پیدا کر سکتا ہے لیکن دین اسلام اور ناموس رسالت کے مسئلہ پر مسلمانوں سے کسی قسم کی لچک اور سودے بازی کی امید رکھنا احمقوں کی جنت میں رہنے کی مترادف ہے۔

لیکن افسوس! صد افسوس کہ پاکستانی حکمرانوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا سرعام قتل کرتے ہوئے دوسرے دن ۲۵ جولائی کو اس کے جواب میں جس بیان کو اخباروں کی زینت بنایا اس پر اسلامیان پاکستان حیرت زدہ رہ گئے کہ ہمارے حکمران اس حد تک دین کے معاملہ میں خصوصاً "ناموس رسالت کے تحفظ جیسے متفقہ اور غیر متنازعہ مسئلہ پر اس قسم کا بے ہودہ اور غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کر کے آخر کیا چاہتے ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یاد رکھنا چاہئے کہ اس امت مسلمہ کو جو عزت ملی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے طفیل ملی ہے۔ اگر ہم نے اور ہمارے حکمرانوں نے ناموس رسالت کے مسئلہ پر اس قسم کی غفلت اور غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا تو پھر نہ یہ ملک رہے گا اور نہ حکمرانوں کی حکومت نظر آئے گی۔ اس لئے اب بھی وقت ہے کہ اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ بیانات دے کر غیرت خداوندی کو نہ للکارا جائے اور عذاب الٰہی کو دعوت نہ دی جائے۔ اب بھی وقت ہے صدق دل سے توبہ کر کے ناموس رسالت کا ہر حال اور ہر قیمت پر تحفظ کرنے کا عہد کیا جائے ورنہ۔

جس زمیں پہ نبوت کی توہین ہو ____ گر پڑے نہ کہیں آسماں دوستو

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

# جدید تحقیقات اور علامات قیامت

مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں جناب ڈاکٹر عرفان محمود صاحب کے نظریات ہمارے ایک کرم فرمانے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کی خدمت میں بغرض تحقیق بھیجے' جن کا جواب افادہ عام کے لئے نظر قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

(۱) اہرام مصر: اہرام مصر پر ثبت تحریروں کا ترجمہ مصر کے ایک ڈاکٹر نے کیا ہے' جس کے مطابق یہ تصویر نما تحریریں دراصل گزشتہ ۵ ہزار سال کی پیش گوئیاں ہیں' جو درست ثابت ہو رہی ہیں' انہی تحریروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بیسویں صدی عیسوی کے آخر تک یہ کائنات تباہ ہوجائے گی' جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا' اور نئے سرے سے انسانیت وجود میں آئے گی۔

(۲) زمین کی گردش: ناسا کے حوالے سے گزشتہ دنوں روزنامہ جنگ میں یہ خبر چھپی کہ زمین کی گردش کی رفتار کم ہو رہی ہے' تو یہ پیشنگوئی کی گئی ہے کہ اگر اسی حساب سے رفتار کم ہوتی رہی' تو ٹھیک تین سال کے بعد گردش تھم جائے گی۔

(۳) ستارہ: اسی امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے (ناسا) کے حوالے سے ایک اور خبر روزنامہ جنگ میں شائع ہوئی کہ کوئی (Commet) زمین کی سمت سفر کر رہا ہے' اور جس رفتار سے یہ سفر کر رہا ہے' ٹھیک تین سال کے بعد یہ زمین سے ٹکرا جائے گا۔

نمبر ۲ اور ۳ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ گردش کے رکنے اور ستارے کے ٹکرانے کا وقت ایک ہے' گویا زمین کی گردش رکنے کا مطلب یہ ہے کہ کشش ثقل ختم ہوجائے گی' اور اگر کشش ثقل ختم ہوجائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر چیز فضاء میں بکھر جائے گی' پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح بکھر جائیں گے' جو کہ قیامت کی گھڑی ہوگی' لیکن ایسا ہے کہ قیامت نہیں' بلکہ "ایک بڑا عذاب" آنے والا ہے۔ زمین کی یہ گردش جب رکنے کو ہوگی تو وہ سیارچہ (Commet) زمین سے ٹکرا جائے گا' اور یہ گردش دوبارہ بحال ہوجائے گی' یعنی جاری ہوجائے گی' لیکن اس وقت تک زلزلوں کی وجہ سے بہت تباہی آچکی ہوگی' اور نئی سرے سے انسانیت کا آغاز ہوگا۔

(۱) اس نئی انسانیت (New Civilization) یعنی پتھر اور تلوار کے زمانے کا تصور بھی اسلام سے ہمیں ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد پر آسمان سے اتریں گے' تو ان کے ہاتھ میں "تلوار" ہوگی' جس سے وہ مسیح دجال کا سر قلم کریں گے۔ آج تو کلاشنکوف کا دور ہی' کلاشنکوف سے اس معیار کے دشمن کا خاتمہ ناممکن ہے۔

(۲) جہاں تک سیارے کے زمین سے ٹکرانے کی بات ہے' تو مجھے قرآن نے یہ رہنمائی دی' جب میں نے قرآن سے اپنے خاص انداز سے رہنمائی چاہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جب وہ اپنے اوپر آسمان کے ایک بڑے ٹکڑے کو گرتا ہوا (ساقط) دیکھیں گے' تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ تو کوئی بادل ہے' تہہ بہ تہہ' پس انہیں اس دن تک چھوڑ دے' جس میں ان پر (ایسا عذاب ہوگا کہ) غنودگی طاری ہوگی۔

میرے اس آیت کے پڑھنے کے دوسرے ہی روز کرم ایجنسی میں زلزلہ آگیا۔ روزنامہ پاکستان کی شہ سرخی تھی "زمین پھٹی چھ گاؤں زمین بوس ہوگئے" اور اس جگہ پر کوئی بدبو وغیرہ نہیں ہے' لیکن جب اس جگہ کے قریب کوئی جائے تو اس پر غنودگی طاری ہوتی ہے' تو میرے لئے تو یقیناً" یہ اس آیت مبارکہ کا مصداق تھا' جس میں کہا گیا کہ ان پر ایسا عذاب ہوگا کہ ان پر غنودگی طاری ہوگی۔

نتیجہ: نتیجہ یہ نکلا کہ اس امت پر ایک بڑا عذاب آنے والا ہے' قریب ہی' لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو تصور (Concept) عام ہے کہ امت مسلمہ پر اس قسم کا بڑا عذاب' جیسا کہ دوسری قوموں نوح علیہ السلام کی قوم وغیرہ پر آیا' نہیں آئے گا' چونکہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں' تو عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اللہ کا عذاب ظالموں سے دور نہیں ہے"

اور سب سے بڑا ظالم کون ہے؟ اور عذاب کے لئے جو شرط رکھی گئی ہے' وہ شرک ہے' تو ہمارے آج کے معاشرے کو دیکھا جائے تو شرک عام ہے' اور تینوں اقسام کا شرک' یعنی

اللہ کی ذات میں شرک' اس کی صفات میں شرک' اور اللہ کے احکامات میں شرک۔ اللہ نے کہا جھوٹ نہیں بولنا' رشوت نہیں لینا' زنا نہیں کرنا' ہم جھوٹ بھی بول جاتے ہیں' زنا بھی کرتے ہیں' لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ گناہ یعنی شرک فی احکام اللہ تو ہر دور میں رہا ہے' لیکن آج سے کچھ عرصہ پہلے بندہ زنا کر بیٹھتا تھا یا جھوٹ بولتا تھا' یا سود کھاتا تھا تو اسے یہ احساس ضرور ہوتا تھا کہ میں نے گناہ کیا ہے' یعنی اسے گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا۔

علاوہ ازیں ہم روزانہ عذاب کے لئے' جو کافروں پر ہوگا' بددعا بھی کرتے ہیں' یعنی وتر میں "ان عذابک بالکفار ملحق" یقیناً" تیرا عذاب کافروں سے ملنے والا ہے' یعنی آنے والا ہے' یعنی قریب ہے۔

جواب: جناب ڈاکٹر عرفان محمود صاحب کے نظریات پر مشتمل گرامی نامہ موصول ہوا۔ انہوں نے اجرام فلکی' گردش زمین اور سیارہ کے بارے میں اپنی تحقیقات ذکر فرمائی ہیں' اور یہ بتایا ہے کہ ٹھیک تین سال کے بعد یہ حوادث رونما ہوں گے' اور اس کے بعد نئے سرے سے انسانیت کا آغاز ہوگا۔

جیسا کہ آنجناب کو معلوم ہے' سائنسی تحقیقات سے مجھے زیادہ دلچسپی بھی نہیں' اور ان کو چنداں لائق اعتماد بھی نہیں سمجھتا' لیکن مجھے پروفیسر صاحب کے بیانات سے دو باتوں میں اتفاق ہے:

(۱) اول یہ کہ اس دنیا کے خاتمے کا وقت قریب آن لگا ہے۔ یہ تو کہنا مشکل ہے کہ یہ دنیا کب تک قائم رہے گی' لیکن آثار و قرائن بتاتے ہیں کہ وقت زیادہ دور نہیں' اس لئے کہ دنیا میں شر و فساد (جس کی طرف آپ نے بھی اشارہ کیا ہے) کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ لوگ اکیسویں صدی کی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں' لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی یہ اکیسویں صدی ان کے لئے موت کا پیغام لائے گی۔

(۲) دوم' مجھے پروفیسر صاحب کی اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ موجودہ ترقیات کا زمانہ نہیں ہوگا' بلکہ دنیا تیغ و تفنگ کی طرف لوٹ جائے گی۔

لیکن پروفیسر صاحب کے اس نظریہ سے مجھے اتفاق نہیں کہ جس طرح طوفان نوح کے بعد دنیا نئے سرے سے آباد ہوئی' اسی طرح نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی دنیا کی یہی حالت رہے گی۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ' جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے' بالکل آخری زمانہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں خیر و برکت اپنے عروج پر ہوگی' گویا زمین اپنے تمام خزانے اگل دے گی' اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کا جانشین سات سال رہے گا' اس کا زمانہ بھی قریب قریب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے مشابہ ہوگا' اس کی وفات کے بعد دنیا میں شر کا طوفان آجائے گا' اور اہل ایمان یکبارگی اٹھالئے جائیں گے' اور تمام کے تمام فسادی لوگ باقی رہ جائیں گے' ان پر قیامت واقع ہوگی' اور یہ زمانہ قریباً" ایک صدی کا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۰۵۵۰۲۷

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کنندلا اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۲۴۳۵۸۰۳۰

مولانا محمد حسین ...... احمد پور سیال

# مفہوم خاتم النبیین ﷺ

پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ خاتم النبیین و رحمتہ للعالمین حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ نبوت ملی ہے اور نہ مل سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کی آخری کڑی اور قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ مگر قادیانیوں کو اس نظریے سے اتفاق نہیں۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ جس کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں۔

○ آخری نبی

○ مہر انبیاء

تمام مسلمان مہر انبیاء کا بھی یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ سلسلہ نبوت پر مہر ہے اب نہ کسی سے نبوت سلب ہو سکتی ہے اور نہ کسی کے لئے نئی نبوت کی ایجاد ممکن ہے، اس طرح اس دوسرے مطلب کا حاصل بھی وہی آخری نبی ہوا۔ اور دونوں معنوں میں تطبیق ہو گئی۔ جیسا کہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو مرزا کی پیدائش سے پہلے [illegible] چکے ہیں قرآن مجید کے فارسی ترجمہ میں لفظ خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ مہر پیغمبران یعنی بعد از وے ہیچ پیغمبرے نباشد نبیوں کی مہر یعنی ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

اور قادیانی کہتے ہیں کہ آخری نبی مگر آخری تشریعی نبی۔ اور مہر انبیاء لیکن اس کا مطلب نبی ساز دیکھئے انہیں مگر اور لیکن کی قادیانی صرف اس لئے کھانی پڑ رہی ہیں کہ انہوں نے اس مذکورہ بالا سیدھے سادھے اور صحیح مفہوم سے اعراض کیا ہے۔ ہم اس کے سوا اب کیا کہیں۔

تیری ہر نگاہ میں الجھن تیری ہر ادا میں بل ہے
میری آرزو میں لیکن کوئی پیچ ہے نہ خم ہے

اب مزید وضاحت کے لئے ذرا دوسرے طرز و انداز سے دیکھیں کہ لفظ خاتم النبیین ﷺ کو دیکھیں اس کے بعد لفظ خاتم کا جو مفہوم مناسب معلوم ہو خود چسپاں کر لیں۔ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے۔

النبیین ﷺ کا اردو ترجمہ انبیاء ہے بعثت انبیاء سے خدا کا مقصود بنی نوع انسان کو ایمان و

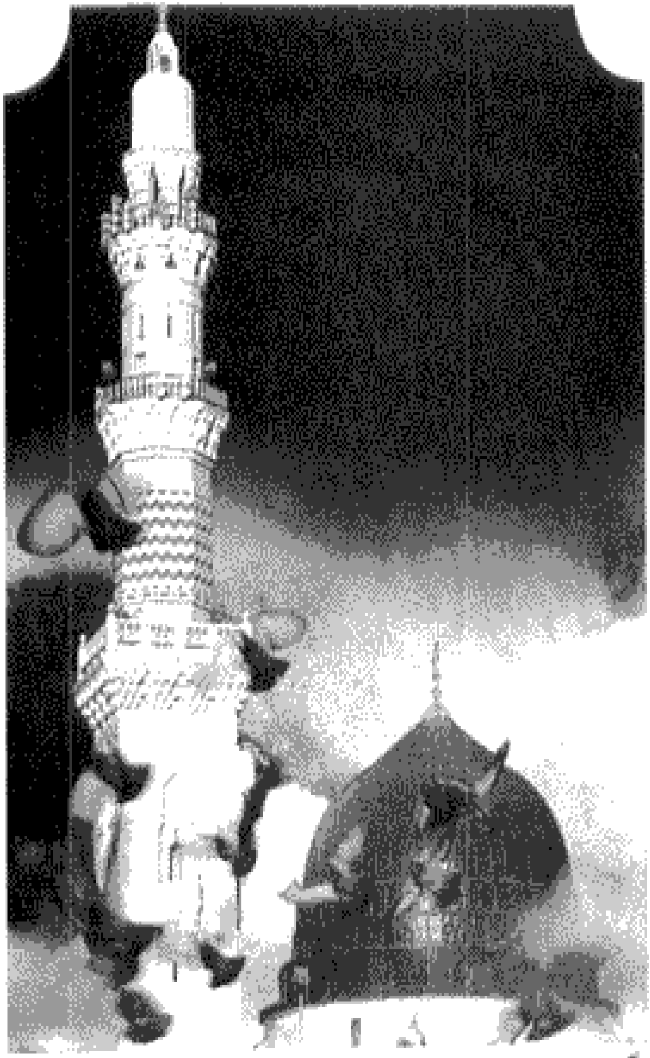

اخلاق کی دولت سے نواز کر اپنی معرفت کرانا اور مقام انسانیت سمجھانا ہے کہ انسان دنیا کی رنگ و بو سے دھوکہ کھا کر یا شیطان کے مکر و فریب میں آ کر مادیت کو اپنا مقصود نہ سمجھ بیٹھے بلکہ روحانیت کو اجاگر کر کے کمال روحانیت تک پہنچ جائے۔ ماننے والے کامیاب و کامران ہوں نہ ماننے والوں پر خدائے قدوس کی حجت تمام ہو جائے، اس مقصد کی خاطر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک لاکھ کئی ہزار نفوس قدسیہ بشیر و نذیر بن کر آئے۔

اور وہ معلم انسانیت انسان کو اپنے اپنے وقت میں ارتقاء روحانی کے منازل طے کراتے رہے اور شب و روز دعوت دیتے رہے۔

باری تعالیٰ نے انہیں شرافت اور سعادت کی بلندیوں پر چڑھنے کے لئے ایک لائحہ عمل اور نصاب تعلیم بھی دیا جسے امت کو پڑھاتے رہیں، اس کو ہم دین و شریعت کہتے ہیں۔ پھر انسانیت کے مزاج اور ظرف و استعداد کے مطابق مختلف اوقات میں باری تعالیٰ اس نصاب تعلیم یعنی احکام شرعیہ میں تغیر و تبدل بھی فرماتے رہے جیسا کہ ایک حکیم حاذق مریض کی حالت کے مطابق

مختلف اوقات میں دواؤں اور غذاؤں میں تبدیلیاں کرتا ہے۔ اس کا نام نسخ ہے کما قال القرآن ماننسخ من آیۃ اور ننسہاناٰت بخیر منہا اب خارج میں دیکھئے کہ کس طرح یہ مقصود بتدریج پورا ہوتا رہا۔ آپ زمانے کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہوگا کہ نبوت کے

پانچ ادوار ہیں:

○ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک ایک دور ہے

○ اور یہاں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک دوسرا دور ہے۔

○ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک تیسرا دور ہے۔

○ آگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک چوتھا دور ہے۔ اس سے اگلا پانچواں دور ہے' جس کی تکمیل حضور خاتم النبیین ﷺ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی۔ یہی دور ہے جو پھل نتیجہ اور نچوڑ ہے۔ پہلے چار ادوار کا اس لئے اسے خیر القرون کہا گیا ہے۔ اور حقیقتاً اب اگر غور کریں تو ازروئے عقل بھی پانچ ہی دور ہونے چاہیں اور پانچواں دور آخری ہو۔ جیسا کہ اس مثال محسوس سے نظر آتا ہے۔ مثلاً" آپ کا مقصود پھل ہے۔ تو پہلے آپ پودا لگائیں گے' پھر اس کا تنا مظبوط ہوگا' اس کے بعد اس کی شاخیں نکلیں گی بعد ازیں پھول اور کلیاں ظاہر ہوں گی ان مراحل و مراتب سے گزرنے کے بعد آخر میں پھل کا ظہور ہوگا۔

تو گویا پہلے دور میں انسانیت کا پودا لگا دوسرے دور میں اس کا تنا مضبوط ہوا تیسرے دور میں اس کی شاخیں پھیلیں چوتھے دور میں پھول اور پانچویں دور میں شجر انسانیت ثمردار ہوگا۔ تکمیل انسانیت ہوگئی۔ جو مقصود تھا پورا ہوگا انسان نے روحانیت کے اعلیٰ منازل طے کرلئے۔ انبیاء کرام کی بعثت نے انسان کو اس مقام بلند تک پہنچایا کہ نبی آخرالزمان آکر بنی آدم کو آخری سبق پڑھاوے۔ بالآخر جناب آنحضرتؐ بزم دنیا میں رونق آفروز ہوئے تکمیل کے بعد کامیابی کی سندیں تقسیم فرمائیں۔ صحابہ کرامؓ کا مقدس طبقہ پیدا ہوگیا۔ جن کی نظیر نہ اگلے لوگوں میں ملی نہ پچھلے لوگوں میں ملے گی۔ خصوصاً" خلفاء راشدین جیسے یکتائے روزگار جنہوں نے سوفیصد نمبر حاصل کئے غرضیکہ کہ خدا کا آخری پیغام آگیا۔ نسخ و ترمیم کا امکان ختم ہوگیا۔ اس کو ہم تکمیل دین اور مقصود نبوت کہتے ہیں' یا دوسرے لفظوں میں معراج انسانیت بنی آدم کی عید کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی حقیقت کو ہم ختم نبوت سے تعبیر کرتے ہیں اب اگر عقل سلیم کا ذرہ ہے تو معاندین سوچیں کہ النبیین ﷺ سے پہلے لفظ خاتم ہے اس کا معنی ختم کرنے والا کیا جاوے یا بنانے والا۔ جس طرح عقل سلیم فیصلہ دے اختیار ہے۔

پر دم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

نکتہ : دیکھئے زمانہ نبوت کے پانچ ادوار مذکورہ میں سے ہرچار دور میں برابر انبیاء کرام آتے رہے ہیں لیکن پانچویں دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف نبی آخرالزمان ﷺ ہی تشریف لائے۔ درمیان میں کوئی نبی نہ آیا' اس لئے اسے زمانہ فترت کہا جاتا ہے۔ تو گویا یہ انقطاع و توقف ایک تو ختم نبوت کی تمہید تھی۔ دوسرا آنحضرت ﷺ کی جلالت شان کی طرف اشارہ ہے کہ اب دوسرے انبیاء کرام کی طرح نہیں بلکہ اس انتظار شدید اور مدت مدید کے بعد کوئی امتیازی شان والا نبی آنے والا ہے۔

نکتہ : کبھی اول ہونا فخر ہوتا ہے اور کبھی آخر میں آنے سے شرف و شان ہوتی ہے۔ اگر نظر عمیق سے دیکھا جائے تو آپؐ اول بھی ہیں اور آخر بھی۔ پھل والی مذکورہ مثال ہی کو لیجئے۔ پھل باامتیاز زمانے کے تو پھول وغیرہ کے بعد موجود ہوتا ہے۔ لیکن مقصود بالذات ہونے کے اعتبار سے ذہن میں سب سے پہلے موجود تھا۔ تو آپؐ تقدم ذاتی کے اعتبار سے تو اول ہوئے اور تاخر زمانی کے اعتبار سے آخر میں جلوہ گر ہوئے اس طرح جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نبوت میں گویا ھوالاول ھوالاخر ہوکر جامع الحیثیتین ہوگئے اور اولیت اور خاتمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ

ختم نبوت کو عام رکھا جائے تو تین درجے نکلتے ہیں۔ زمان' مکان' مرتبہ ہم تینوں اعتبار سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ﷺ مانتے ہیں۔ اور ہمارا بیان کردہ مفہوم تینوں انواع کو شامل ہے' جو کسی ایک نوع پر یقین رکھتا ہے وہ ختم نبوت کا منکر ہے کیونکہ اس کا انکار دوسرے انواع کے انکار کو مستلزم ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ختم نبوت کا معنی نعوذباللہ یہ نہیں کہ آپ کی نبوت ختم ہوگئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ نبوت باقی ہے' یہی آخر چشمہ فیض اور مصدر خیر ہے جس سے قیامت تک مستفید و مستفیض ہوتے رہو۔ اب آپ کی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی زمانہ میں بھی کسی جگہ کوئی کسی درجہ کا نبی بن کر نہیں آسکتا نبوت ملنے کا امکان ختم ہوگیا۔

اب نیا نبی اور نیا دین فالتو اور زائد از ضرورت ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت اور منعم انعامات ربانی ہیں۔ جیسا کہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ نے جامعہ مدنیہ میں ختم بخاری کے موقع پر فرمایا تھا۔ میں انہیں مبارک الفاظ پر اس بحث کو ختم کرتا ہوں کہ ختم نبوت کے معنی قطع نبوت نہیں بلکہ تکمیل نبوت ہے۔ یعنی نبوت دنیا سے اٹھ نہیں گئی بلکہ نبوت

باقی صفحہ ۱۹ پر

محمد صدیق فضل

# محسن امت صلی اللہ علیہ وسلم

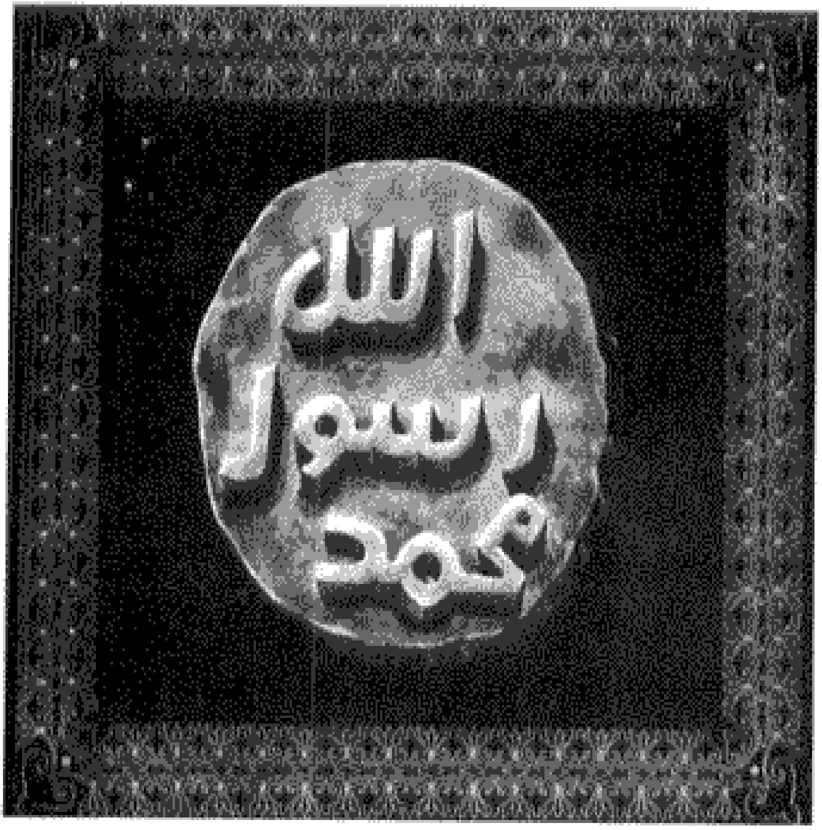

چھٹی صدی عیسوی بلاشبہ تاریخ انسانی کا نازک و پست ترین دور تھا صدیوں سے انسانیت جس پستی و نشیب کی طرف جا رہی تھی ایکے آخری نقطے کی طرف پہنچ گئی تھی روئے زمین پر اس وقت کوئی ایسی طاقت نہیں جو گرتی ہوئی انسانیت کا ہاتھ پکڑ سکے انسان اس صدی میں خدا کو فراموش کر کے کامل طور پر خود فراموش بن چکا تھا وہ اپنے انجام سے بالکل بے فکر اور برے بھلے کی تمیز سے قطعاً" محروم ہو چکا تھا۔ پیغمبروں کی دعوت عرصہ ہوا دب چکی تھی اس دور میں بڑے بڑے مذاہب بچوں کے کھلونے اور منافقین کا تختہ مشق بن چکے تھے۔ مسیحی مذاہب میں کبھی بھی اس درجہ تفصیل اور وضاحت نہیں تھی کہ جسکی روشنی میں زندگی کے اہم مسائل سلجھائے جاسکیں' ایسے وقت میں انسانیت پر نزع کا عالم طاری تھا دنیا اپنے تمام سازو سامان کے ساتھ ہلاکت کے گہرے غار میں گرنے والی تھی عین اس وقت پر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی رسالت کیساتھ مبعوث فرمایا آپ محسن امت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے امت پر بے پناہ احسانات ہیں جن کا شمار ناگزیر ہے آپ اس وقت تشریف لائے جب انسانیت اپنے آخری لبوں پر تھی آپ نے اس جاں بلب انسانیت کو نئی زندگی بخشی اور لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے۔

یوں تو آپ کے امت پر ان گنت احسانات ہیں جن کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر ہم آپ کے چند بڑے احسانات پر غور کریں جو آپ نے امت پر کیئے تو معلوم ہوگا کہ آپ امت کے لئے کتنے شفیق' مہربان' اور محسن تھے۔

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر چند بڑے احسانات

آپ کا سب سے بڑا احسان امت پر یہ ہے کہ آپ نے دنیا کو عقیدہ توحید کی نعمت عطا فرمائی اس سے زیادہ انقلاب انگیز' حیات بخش اور معجزنما عقیدہ دنیا کو نہ پہلے کبھی ملا ہے اور نہ قیامت تک کبھی مل سکتا ہے۔ یہ انسان جس کو شاعری' فلسفہ اور سیاست میں بڑے بڑے دعوے ہیں اور جس نے قوموں اور ملکوں کو بار ہا غلام بنایا عناصر اربعہ پر حکومت چلائی اور جس نے کبھی خدائی کا بھی دعوی کیا یہ اپنے سے کہیں زیادہ مجبور ذلیل' بے حس و حرکت' بے جان و مردہ اور بعض اوقات خود اپنی ساختہ چیزوں کے ساتھ جھکتا تھا ان سے ڈرتا تھا ان کی خوشامد کرتا تھا آپ نے اس کو ایسے خالص بے آمیز حیات بخش عقیدہ توحید کی تعلیم دی جس سے وہ خدا کے سوا جو خالق کائنات ہے ہر ایک سے آزاد اور بے فکر ہوگیا اس نے صرف خدا کو کار ساز حقیقی اور نافع اور ضار سمجھنا شروع کیا اور اس نئی دریافت سے اسکی دنیا ہی بدل گئی۔

### دوسرا احسان

آپ کا دوسرا احسان آفریں اور عظیم احسان وحدت انسانی کا وہ تصور ہے جو آپ نے دنیا کو عطا کیا۔ انسان قوموں اور برادریوں' ذات پات اور اعلی ادنی طبقوں میں بٹا ہوا تھا اور ان کے درمیان انسانوں اور جانوروں' آقاؤں اور غلاموں اور عبد معبود کا سا فرق تھا وحدت و مساوات کا کوئی تصور نہ تھا آپ نے صدیوں

بعد یہ انقلاب انگیز اعلان فرماکر انسانیت کو برابری اور بھائی چارے کی لڑی میں پرو دیا۔

## تیسرا احسان

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا مظہر اور نوع انسانی پر تیسرا عظیم احسان۔ "احترام انسانیت اور انسان کی قدروقیمت کا وہ اسلامی تصور ہے" جو آپ کا عطیہ اور اسلام کا تحفہ ہے۔ اسلام کا ظہور جس زمانے میں ہوا اس زمانے میں انسان سے زیادہ ذلیل کوئی نہ تھا۔ انسانی وجود بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہو کر رہ گیا تھا بعض اوقات پالتو جانور، بعض حیوانات، اور بعض درخت جن کے ساتھ بعض عقائد و روایات وابستہ ہوگئی تھیں انسان سے کہیں زیادہ قیمتی، لائق احترام اور قابل حفاظت تھے ان کے لئے بے تکلف انسانوں کی جانیں لی جاسکتیں تھیں آپ نے انسان کے دلوں و دماغ پر یہ بات نقش کردی کہ انسان اس کائنات کا سب سے زیادہ قیمتی قابل احترام، لائق محبت اور مستحق حفاظت وجود ہے آپ نے انسان کا پایہ اتنا بلند کیا کہ اس سے اوپر صرف خالق کائنات کی ہستی رہ جاتی ہے۔

## چوتھا احسان

چوتھا انقلابی کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ بعثت محمدی کے وقت نوع انسانی کے اکثر افراد پر فطرت انسانی بدگمانی اور خدا کی رحمت سے مایوسی کی ایک عام فضاء چھائی ہوئی تھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری طاقت و قوت سے اعلان فرمایا کہ انسان کی فطرت ایک سادہ تختی کے مانند ہے جس پر پہلے سے کوئی تحریر نہیں لکھی ہے۔ اس تختی پر بہتر سے بہتر تحریر لکھی جاسکتی ہے۔ انسان اپنی زندگی کا خود آغاز کرتا ہے اور اپنے اچھے یا برے عمل سے اپنی دنیا و عاقبت بگاڑتا ہے وہ کسی دوسرے کے عمل کا ذمہ دار یا جواب دہ نہیں ہے آپ نے ناطیوں اور لغزشوں کو عارضی حالت قرار دیا جس میں انسان کبھی کبھی اپنی نادانی اور کوتاہ نظری اور نفس و شیطان کی ترغیب سے مبتلا ہوجاتا ہے صلاحیت، خودپسندی، اعتراف قصور اور ندامت اس کی فطرت کا اصل تقاضہ ہے۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور اس پر نادم ہونا خدا کے سامنے رودھو کر اپنے قصور معاف کرالینا اور دوبارہ ایسی غلطی نہ کرنے کا عزم انسان کی میراث ہے آپ نے مایوس و دل شکستہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے لئے توبہ کا ایسا دروازہ کھولا اور اس کی اس زور سے تبلیغ فرمائی کہ آپ کے ناموں میں ایک نام مبارک "نبی التوبہ" لکھ دیا گیا۔ اس طرح آپ نے توبہ کی فضیلت و ترغیب اور خدا کی رحمت کی وسعت کا اعلان کرکے مایوس لوگوں اور ڈری سہمی انسانیت کو نئی زندگی کا پیغام دیا اس کے زخموں پر مرہم رکھا اور اس مایوسی کی کیفیت کو دور کردیا جس کے پھیلانے میں ایشیا کے قدیم مذاہب اور مشرق وسطی اور یورپ کی تبدیل شدہ عیسائیت نے کردار ادا کیا تھا۔

## پانچواں احسان

پانچواں احسان آپ کا امت پر یہ ہے کہ بعثت محمدی سے پہلے انسان اپنی منزل مقصود سے بے خبر تھا اس کو یاد نہیں رہا تھا کہ اس کو کہاں جانا ہے اس کی صلاحیتوں کا اصل میدان اور اس کی کوششوں کا اصل نشانہ کیا ہے انسان نے کچھ موہوم منزلیں اپنے لئے مقرر کرلی تھیں اور کچھ چھوٹے چھوٹے دائرے بنالیئے تھے کہ اسی میں اس کی طاقتیں صرف ہورہی تھیں اس وقت کامیاب اور بڑا انسان بننے کا مطلب یہ تھا کہ میں طاقتور بن جاؤں، دولت مند بن جاؤں، طاقتور حاکم بن جاؤں، کوئی ایسی حقیقی منزل نہیں تھی کہ اس کی طرف پیش قدمی کرکے وہ اپنی کوششوں سے اپنی منزل کو پالیں۔

اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل انسانی کے سامنے اس کی حقیقی منزل لاکر کھڑی کردی آپ نے یہ بات دل پر نقش کردی کہ خالق کائنات کی صحیح معرفت اس کی قدرت و حکمت کا صحیح علم ایمان و یقین کا حصول خدا کی محبت و محبوبیت اس کو راضی کرنا اور اس سے راضی ہوجانا اپنی باطنی قوتوں کو ترقی دینا ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال ہونا، انسانوں کی خدمت اور ایثار و قربانی کے ذریعے خدا کی خوشنودی کو حاصل کرنا اور کمال و ترقی کے ان اعلیٰ مدراج تک پہنچ جانا جہاں تک فرشتے بھی پہنچ نہیں پاتے انسان کی کوششوں کا حقیقی میدان ہے۔

آپ کے احسانات کو گنتی میں شمار نہیں کیا جاسکتا آپ کے احسانات لاتعداد نہ آج تک کسی نہ ان کو شمار کیا ہے اور نہ آئندہ کوئی ان کو گنتی اور شمار کرسکتا ہے۔ یہ چند احسانات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ کی بعثت کا مقصد انسانوں کو ان کی حقیقی منزل سے روشناس کرانا اور ان کو اس مقام پر فائز کرانا جو باری تعالی نے انسانوں کے لئے رکھا ہے جس سے آج انسان غافل ہے بے پرواہ ہورہا ہے اور مسلمان تنزل کی طرف جارہے ہیں اور مغلوب ہورہے ہیں اسی وجہ سے کہ مسلمانوں نے ان طریقوں کو چھوڑ دیا ہے جو آپ لے کر آئے تھے اور اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا ہے جس کو پکڑنے کا حکم دیا ہے اور جس کی آج ہم سب کو ضرورت ہے

**وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین**

بقیہ : مفہوم خاتم النبیین

کے جتنے مراتب اور کمالات ہیں، وہ آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر لاکر جمع کردیئے گئے، اب کوئی درجہ نبوت کا نہیں کہ بعد میں کسی کو نبی بناکر لایا جائے، اور ان درجات کو ظاہر کیا جائے سارے کمالات نبوت چاہئے علمی ہوں اخلاقی ہوں یا عملی ہوں وہ سب آپ کی ذات بابرکات پر ختم کردیے گئے۔ انتہا ہوگئی تو آپ سارے کمالات نبوت کی منتہا ہیں۔

مولانا محمد اشرف کھوکھر

# حصولِ آزادی اور قیامِ پاکستان کے تقاضے

کشورِ حسین مملکت خداداد پاکستان کو قائم ہوئے پچاس سال ہوچکے ہیں۔ پاکستانی قوم چراغاں کرکے' ریڈیو اور ٹی وی پر چند خصوصی پروگرام نشر کرکے اپنی آزادی کی خوشی کا اظہار کررہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ چند پروگراموں' ناچ گانوں' اسٹیج ڈراموں کے ذریعے ہم جس خوشی کا اظہار کررہے ہیں کیا حصول آزادی کے تقاضے پورے ہورہے ہیں؟ اگر حصول پاکستان کے تقاضے پورے نہیں ہورہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ قیام پاکستان کے لئے آزادی کے حصول کے لئے ہمیں کتنی قربانیاں دینی پڑیں آیئے ذرا ماضی کے جھروکوں میں جھانک کر دیکھتے ہیں۔

برطانوی سامراج کے زیر تسلط متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" کے نعرے سے گونج رہا تھا۔ مسلمانان ہندوستان تقسیم ہند کے فارمولے کو قبول کرکے مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کے حصول کے لئے شب و روز برسرپیکار تھے تاکہ عظیم جدوجہد کے بعد حاصل ہونے والے پاکستان میں اسلام کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ جہاں ایمان محفوظ ہو' جان مال عزت و آبرو محفوظ ہو' اسلام کے عادلانہ نظام معاشرت' معیشت اور سیاست سے آرام و سکون کی زندگی گزارنے کے قابل ہوں' کسی کے حقوق کوئی غصب کرنے والا نہ ہو' جہاں ظالم کو پناہ نہ ملے' مظلوم کی آہ و فغاں نہ ہو اگر مظلوم کی آہ و فغاں سنائی دے تو کوئی سننے والا ہو' کوئی بے کس و مجبور ہو تو اس کی بے کسی و مجبوری کا مداوا کرنے والا ہو' جہاں ظلم و ستم ناپید ہوجائیں ایسا کرہ ارض جہاں دین اسلام کا بول بالا ہو' اسلامی طرز زندگی کا رواج ہو۔ جہاں مسلمان آزادی سے علم جہاد بلند کرکے طاغوتی اور صیہونی طاقتوں کو سر اٹھانے نہ دیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ جہاں خاصہ کائنات محبوب کبریا' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی طرف اشارے کنائے سے گستاخی کرنے والا نیست و نابود ہوجائے' ناپید ہوجائے۔

برصغیر پاک و ہند مسلمانوں کے ایسے ہی جذبات اور فکری محرکات' حصول پاکستان کے لئے تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ۲۷ رمضان المبارک کی مقدس رات کو ہندوستان تقسیم کرکے قیام پاکستان کا اعلان کردیا گیا اور مسلمانان برصغیر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں قافلے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے نظریے کے تحت نو وجود وطن پاکستان کی طرف ہجرت کرکے چلے۔

برصغیر پاک و ہند میں اگر کوئی مظلوم تھا تو وہ مسلمان تھا' اسلام کا نام لیوا تھا' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ تھا۔ برطانوی سامراج کے ظالمانہ تسلط نے اسلامیان ہند کی ناک میں دم کر رکھا تھا انسان کٹے' مسلمان کٹے' خون مسلم کی ندیاں بہہ گئیں' عزت و آبرو پامال ہوگئی' ہزاروں مسلم خواتین سکھوں اور ہندوؤں کے قبضے میں پہنچیں' ان قافلوں میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنے اعزاء و اقرباء کو حصول پاکستان کے لئے اپنی آنکھوں کے سامنے قربان ہوتے دیکھا' ماؤں نے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر اپنے خوبرو سپوتوں کو جگر گوشوں کو شہید ہوتے دیکھا' بہنوں نے اپنے عزیز بھائیوں کے خون کی ندیاں بہتی دیکھیں' بھائیوں نے ظالم غیر مسلموں کے ہاتھوں اپنی عفت مآب بہنوں کی چادر عصمت تار تار ہوتی دیکھیں۔ دلہنوں نے اپنے سہاگ لٹادیئے صرف اور صرف ایسی پاک سرزمین کے لئے ایسی پاک دھرتی کے لئے جہاں اسلام کا بول بالا ہو' اسلام کا عملی نفاذ ہو' محمد عربی

صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ ہو' مسلمان اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق بسر کرکے دارین کی فوز و فلاح سے ہمکنار ہو سکیں۔

یہ خطہ ارض پاکستان' کتنا حسین و جمیل خطہ ارض ہے' جہاں خوبرو و خوبصورت پہاڑ بھی ہیں اور دلکش دامن بھی' دریا بھی ہیں اور سمندر بھی' باغات بھی ہیں اور اجناس بھی' پھل بھی ہیں اور پھول بھی غرض دنیا کی ہر نعمت سے مالا مال یہ خوبصورت و خوبرو دھرتی سوال کرتی ہے کہ اے اہلیان پاکستان؟ خدارا! مجھ پر ہونے والے مظالم کو ختم کرو' ظلم و تعدی اور ناانصافی کو ختم کرو' اے مسلمانوں! حکمرانوں! مجھے تم نے اسلام کے نفاذ کے لئے حاصل کیا تھا۔ مجھ پر اللہ اور اس کے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات' اصول و ضوابط کے عملی نفاذ کے لئے حاصل کیا تھا' مغربی معاشرت اور طرز حکومت کو ختم کرکے قرآن و سنت کے بالادستی کے لئے حاصل کیا تھا۔ فحاشی و عریانی کو ختم کرکے عزت و عصمت کے حفاظت کے لئے حاصل کیا تھا' ابھی تو نصف صدی گزری ہے ابھی سے تم نے اپنے شہداء کی وفاداری کے بدلے غداری کا سلوک کرنے سے روگردانی نہیں کی' اے پاکستان کے باسیو! اس کشور حسین میں نفاذ اسلام سے روگردانی کرکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کیوں دعوت دیتے ہو؟ ماضی سے سبق سیکھ لو ورنہ۔

داستاں تک نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں

کیا یہ پاکستان کے حکمرانوں اور پاکستانی قوم کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ نہیں کیا جس ملک کا حصول نظریہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پیغمبر آخرالزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نعلین کی گرد کے طفیل اللہ رب العزت انسانیت کو پستی کی اتھاہ گہرائیوں سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچایا۔ جن کی عزت و عظمت کے طفیل اللہ رب العزت نے پوری انسانیت کو عزت و عظمت سے جینے کا سلیقہ سکھایا۔

آج اس ملک کے اندر یہودیت و ماسونیت کے ایجنٹ اور دشمنان اسلام قوتوں کے لئے پالک' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے بدطینت انسانوں کو کھلی چھٹی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں؟ نفاذ اسلام کا نعرہ لگا کر برسر اقتدار آنے والے حکمران طبقہ اور پاکستانی قوم کو چلو میں پانی لے کر ڈوب مرنا چاہئے کہ جن رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے پاکستان کا قیام ممکن ہوا اس ملک کے اندر یہ حالت ہو خدا کی پناہ!!!

ماضی قریب میں رحمت مسیح اور سلامت مسیح نے خاصہ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تو ارباب اختیار نے ان دریدہ دہنوں کو بیرون ملک فرار ہونے کا موقع دیا اور کروڑوں اسلامیان پاکستان کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ اس سے قبل سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے بدبختوں کو مغربی دنیا نے ہیرو قرار دے کر لاکھوں ڈالر انعام دیا۔ فی زمانہ ملک عزیز میں جہاں فرقہ واریت' فحاشی' عریانی' کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے تقدس کی پامالی کے فتنے کھڑے کئے گئے ہیں وہاں سب سے سنگین فتنہ مرزا قادیانی کی طرز پر جعلی نبوت کے دعویدار یوسف علی کا فتنہ ہے' جس نے اللہ رب العزت کی شان اقدس' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن مجید' صحابہ کرامؓ شعائر اسلام اور وطن عزیز کے خلاف زہر افشانی کرکے امت مسلمہ کے دلوں کو شدید گھائل کر دیا لیکن حکومت وقت نے تاحال اس موہن رسولؐ کے تعفن سے پاک سرزمین کو پاک نہیں کیا۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پوری دنیا کی اسلام دشمن قوتوں نے اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں اپنی تمام شیطانی قوتوں کے ساتھ یلغار کر رکھی ہے۔ میڈیا اور ذرائع ابلاغ گواہ ہیں ایک خبر ملاحظہ فرمائیں:

## پاکستان توہین رسالت کا قانون منسوخ کرے' امریکہ کا مطالبہ

پاکستان میں اقلیتوں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہے' مگر مسلمانوں کو نہیں۔ امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ واشنگٹن (اے پی پی) کلنٹن انتظامیہ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون منسوخ کردے کانگرس سے منظور شدہ امریکی وزارت خارجہ کی دنیا بھر کے مسیحوں پر مظالم سے تعلق پاکستان میں غیر مسلموں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہے مگر مسلمانوں کا مذہب تبدیل کرنا غیر قانونی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہت سے معاملات میں پولیس ذمہ دار افراد کے خلاف صحیح طور پر کارروائی نہیں کر پاتی جس کے باعث اقلیتی برادریوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی آئین میں اسلام کو مملکت کا دین قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۶ء سے قانون تعزیرات میں توہین رسالت پر سزا کی دفعہ (۲۹۵۔ سی) نافذ ہے۔ حقوق انسانی کمیشن کے مطابق پولیس نے ۱۹۹۶ء میں اس دفعہ کے تحت ایک مسیحی ایوب کے خلاف مقدمہ شروع ہوگیا۔ رپورٹ میں شانتی نگر میں فروری میں مسیحیوں کے گھروں اور عبادت گاہ کی ہجوم کے ہاتھوں مبینہ تباہی کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نواز شریف اور دوسرے حکام کے دورے کو سراہا گیا رپورٹ کے مطابق امریکی حکومت حالیہ برسوں میں متعدد بار پاکستان پر زور دیتی رہی ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون منسوخ کردے۔ (روزنامہ جنگ جمعرات ۲۴ جولائی ۹۷ء)

دوسرے لفظوں میں پاکستان میں گستاخان رسول کو کھلی چھٹی دی جائے تاکہ جو جی میں

باقی صفحہ ۱۶ پر

# انسانی وحدت اسلام کا عظیم تحفہ

ظہور اسلام سے قبل انسانی معاشرہ انتہائی تاریک، ژولیدہ، پراگندہ اور پاکیزہ اخلاق و تعلیمات سے خالی تھا، لوگ ہر قسم کے ظلم و ستم کے عادی اور خوگر تھے احساس گناہ ناپید تھا، نسلی تفاخر، بھید بھاؤ، ذات پات کی تمیز، غلام و آقا کا امتیاز، شہری اور مذہبی حقوق، میں عدم مساوات، معاشرتی اور معاشی ناہمواری ان کے مزاج میں رچ بس گئی تھی۔ لوگ ضلالت و گمراہی کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے، قبائل میں لڑائیوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم تھا۔ انسانی مساوات، اخوت و ہمدردی کا کوئی واضح تصور نہیں تھا، اخلاق و روحانیت کے فقدان نے ان میں بڑی شقاوت پیدا کردی تھی۔ خدا کی مخلوق جغرافی، نسلی اور قبائلی، حد بندیوں میں بٹی ہوئی تھی جن کے دیوی دیوتا جدا جدا تھے، ان کے یہاں نفع و نقصان کا تصور بھی جدا جدا جتوں کے ساتھ تھا، طبقاتی کشمکش نے ذاتی استعداد و قابلیت کی قیمت ختم کردی تھی۔ ذاتی طبقوں پر ترقی کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند تھے، ان کا مقصد زندگی صرف مادیت، لذت پرستی، اور طبقاتی تعیش تھا۔ یونان و روم و مصر و ایران اور ہندوستان دنیا کے تمام قدیم تہذیبی مرکزوں کا یہی حال تھا جس کی تصویر تاریخ کے آئینہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے توحید اور انسانی مساوات کی روشنی میں ایک ایسے صالح معاشرہ کی تشکیل کی جو اخوت و محبت اور باہمی خیر خواہی و ہمدردی کی روح پرور فضاء سے معمور تھا اور اس کے لئے ایسی روحانی، اخلاقی اور اجتماعی قدریں فراہم کیں جو امن و سلامتی کی ضامن بھی ہیں، اور خوش حالی و فارغ البالی، کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ اور وسیلہ بھی آپ ﷺ نے اس معاشرہ بلکہ پوری نوع انسانی کو ایک ایسے رشتے سے روشناس کرایا جو زبان، رنگ اور نسل کے

**مولانا ابوسفیان سعید ندوی**
استاذ ادب عربی جامعہ مظاہر علوم سہارنپور (یو پی)

تمام رشتوں سے زیادہ مضبوط، محکم اور ہمہ گیر تھا۔ یہ رشتہ دین و ایمان اور اخوت و بھائی چارے کا رشتہ تھا۔ آپ ﷺ کی دعوت نے اس معاشرہ کے سامنے جو باہمی عداوت و دشمنی کی آگ میں جھلس رہا تھا، ایثار و قربانی، رحمت و شفقت اور باہمی محبت و خیر خواہی کو ایسا حیات آفریں آب شیریں پیش کیا کہ پرانی عداوتوں، اور نفرتوں کو بھلا کر ایک دوسرے کے بھائی اور ایک جسم کے دو اعضاء بن گئے۔

قرآن نے ان الفاظ میں اس احسان کا ذکر کیا ہے:

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا (سورہ آل عمران ۱۰۳)

(ترجمہ) اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تمہارے اوپر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے ــــ تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور اس کے کرم و فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے اور آگ سے بھرے ہوئے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچالیا

آنحضرت ﷺ نے جاہلی عصبیتوں اور قبائلی امتیازات کے جملہ عوامل کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر دنیا کے تمام انسانوں کو یکساں قرار دیا اور ہر طبقہ انسانی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی اور تمام بنی نوع انسان کو یکساں عزت و احترام کا مستحق گردانا اور سارے امتیازات کو ختم کرکے حسن عمل اور اخلاق و کردار کو عزت و شرف کا معیار متعین کیا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم (سورۃ الحجرات ۲)

(ترجمہ) بے شک تم میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پاکباز ہے۔

ایک روایت میں تصریح و تفصیل کے ساتھ حسب و نسب کے فخر و امتیاز کی ممانعت کی گئی ہے:

ان اللہ اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالاباء انما ہو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلکم بنو آدم و آدم خلق من تراب

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے غرور اور آباؤ اجداد کے فخر کو ختم کردیا ہے، انسان یا مومن و پاکباز ہے یا فاجر و شقی تم سب اولاد آدم ہو اور

**رسول آخرین محمد عربی ﷺ نے توحید اور انسانی مساوات کی روشنی میں ایک ایسے صالح معاشرہ کی تشکیل کی جو اخوت و محبت' باہمی خیر خواہی و ہمدردی کی روح پرور فضاء سے معمور تھا اور اس کے لئے ایسی روحانی' اخلاقی اور اجتماعی قدریں فراہم کیں جو امن و سلامتی کی ضامن بھی ہیں اور خوش حالی و فارغ البالی' کامیابی و کامرانی کا ذریعہ اور وسیلہ بھی**

آدم مٹی سے بنے تھے۔

اس اعلان نے حسب و نسب' رنگ و نسل' آقا و غلام' مالک و مملوک ادنیٰ و اعلیٰ کے امتیازات ختم کرکے تمام انسانوں کو ایک سطح پر لاکر کھڑا کردیا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' صہیب رومیؓ اور بلال حبشیؓ جو مختلف نسلوں اور قوموں سے تعلق رکھتے تھے اور غلام تھے۔ شرفائے قریش کے ہمسر اور اپنے تقویٰ کی بناء پر ان میں سے بعضوں سے بہتر قرار پائے۔ اب یہ گلہائے رنگ جو ایک رشتہ اسلام میں بندھے ہوئے تھے باوجود اپنی انفرادی خصوصیت کے اور جداگانہ رنگ و بو کے ایک گلدستہ بنے ہوئے تھے اور باہم ایک دوسرے سے مربوط تھے۔ جن کی وابستگی اور یوگنگی کی حقیقت زبان رسالت مآب ﷺ کی تعبیر و تشریح میں یہ تھی:

المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ

(ترجمہ) اہل ایمان کی پوری جماعت ایک اکیلے انسان کی طرح ہے اگر اس کی آنکھ دکھے تو سب دکھی ہوجائیں...... اور اگر اس کا سر دکھے تو سب دکھ اور تکلیف محسوس کریں۔

مثل المومنین فی توادھم وتراحم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔ (متفق علیہ)

(ترجمہ) تم مسلمانوں کو ان کے باہمی رحم' محبت اور ہمدردی کے اندر ایک جسم کی طرح پاؤ گے جب اس کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم شب بیداری اور بخار کے ساتھ اس کا شریک درد ہوجاتا ہے۔

اسی ایمانی اخوت کے نتیجہ میں مدینہ منورہ میں ایک ایسا مثالی معاشرہ ظہور پذیر ہوا۔ جہاں ایثار و خلوص اور باہمی ہمدردی و دل سوزی کی فرمانروائی تھی اور جہاں پر فرد اپنے مفاد اور ضرورتوں پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے اور ہر شخص المسلم اخوا لمسلم کے رشتہ میں بندھا ہوا تھا۔

اسلام نے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق اور پھوٹ پیدا کرنے والے ہر رخنہ کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور ان میں باہم مودت و اخوت اور الفت محبت کا رشتہ استوار کرنے کے لئے ایک دوسرے پر اتنے حقوق و فرائض اور اتنی ذمہ داریاں عائد کردی ہیں کہ اگر ان سے عہدہ برآ ہوا جائے تو مسلمان حقیقتاً جسم واحد بن جائیں اور امت مسلمہ کا قلعہ ناقابل تسخیر ہوجائے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں اہل ایمان کی باہمی محبت و خیر خواہی کو ایمان کا خاصہ اور دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کا وسیلہ قرار دیا ہے وہیں اہل ایمان کے سامنے ایک ایسی کسوٹی پیش کردی ہے کہ جس پر اپنی سوچ اور اپنے طرز عمل کو پرکھ کر ہر صاحب ایمان یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ اس کے دل نے ایمان کی حلاوت و نورانیت سے کتنا حصہ پایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ہر مسلمان کا مال' اس کی آبرو' اور اس کا خون حرام ہے کسی مسلمان کے لئے یہ برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔"

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو دشمن کے حوالے کرے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مشکل کو آسان اور اس کی مصیبت کو دور کرے گا تو خدا اس کی مشکل آسان کرے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا تو خدا قیامت میں اس کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا جو کسی تنگ دست مسلمان کے لئے آسانی پیدا کرے گا تو خدا دنیا و آخرت دونوں میں اس کے لئے آسانی پیدا کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا تو خدا دنیا و آخرت دونوں میں اس کی عیب پوشی کرے گا جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے خدا اس کی مدد میں رہتا ہے۔ (ابوداؤد)

انسانی اخلاق کا ایک اہم پہلو نرمی' لطف و مدارات اور حسن اخلاق بھی ہے یعنی ہر معاملہ میں سختی اور شدت کے بجائے نرمی اختیار کی جائے' اچھے اخلاق سے ملا جائے نرم اور میٹھی بات کی جائے' رسول اللہ ﷺ کی نرمی و ملاطفت کی ان الفاظ میں توصیف فرمائی گئی ہے:

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (سورۃ آل عمران)

(ترجمہ) پس اللہ کی رحمت کے سبب سے آپ ان

کے لئے رحم دل ہو گئے اگر آپ ﷺ مزاج کے سخت ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

درحقیقت علم و بردباری، عفو و درگزر، نرم دلی و نرم خوئی، خوش اخلاقی و خندہ جبینی انسانی اخلاق کے وہ جواہر ہیں جن سے ان کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے، نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے۔ اور سختی ہر چیز کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الرفق لایکون فی شئی الا زانہ ولا ینزع من شئی الا شانہ (مسلم شریف)

(ترجمہ) جس چیز میں بھی نرمی پائی جائے اس کو سنوارتی ہے اور جس چیز سے الگ کر لی جاتی ہے اس کو بدنما کر دیتی ہے۔

آج دنیا ایسے عالم گیر اسلامی معاشرہ کا تقاضا کر رہی ہے جس میں آدمی آدمی کے درمیان امتیاز نہ رہے۔ زبان نسل اور رنگ کا فرق نہ رہے، جس میں چھوٹے بڑے، امیر و غریب توانا اور ناتواں سب کو یکساں حقوق و مراعات حاصل ہوں جس میں تمام انسانوں میں اتفاق، امن اور صلح قائم ہو، کوئی شخص کسی کے حقوق پامال نہ کرے، جو احادیث اوپر نقل کی گئی ہیں اگر ان پر عمل کیا جاوے تو قوموں اور ملتوں کے سارے اختلافات کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ حقیقتاً "بھائی بھائی اور ایک جسم کے مختلف اعضاء بن جائیں گے" اس لئے کہ عدل و انصاف، رحم و کرم، عفو و درگزر اور احسان و سلوک سے جس قدر انسان سنورتا ہے معاشرہ سرسبز ہوتا ہے، دنیا شادو آباد ہوتی ہے۔ اسی قدر ظلم سے بھی انسان کی فطرت سلیمہ مسخ ہو جاتی ہے اس کی درندگی و بہیمیت سے معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور دنیا ویران ہوتی ہے اس لئے کلام مجید میں جتنی عدل و احسان کی توصیف اور قیام عدل کی تاکید آئی ہے اس سے زیادہ ظلم کی مذمت اور قباحت بیان فرمائی گئی ہے۔ ○

بقیہ : حصول آزادی

آئے خاصہ کائنات، کی شان اقدس میں کچے امریکی مطالبے کے مطابق اس سیہ باطن کے اظہار میں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جن رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے پاکستان کا قیام ممکن ہوا تھا آج کیا پاکستان کے ارباب اقتدار محمد رسول اللہؐ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو کھلی چھٹی دیں گے؟

اگر خدانخواستہ پاکستان نے اس بیرونی سازش کا منہ توڑ جواب نہ دیا تو پھر پاکستان کے وجود کو خود اپنے ہاتھوں توڑنے کے مترادف ہوگا۔ اللہ رب العزت ملک عزیز کو بیرونی اور اندرونی سازشوں سے محفوظ فرمائے (آمین)

جبار کارپیٹس
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • ویلنٹ کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ، این آر ایونیو نزد جیری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

مولانا اللہ وسایا

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

## ۲جون ۱۹۹۶ء تا ۱۶جولائی ۱۹۹۷ء

## ۱۵محرم الحرام ۱۴۱۷ھ تا ۱۰ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

۲۔ جون ۹۶ء کو مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں شعبہ تبلیغ کی درج ذیل رپورٹ پیش کی گئی۔ قارئین کی اطلاع کے لئے پیش خدمت ہے:

۵۔ جون میرپور آزاد کشمیر ۶جون اسلام آباد' ۸جون مانسہرہ' میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن میں مرکز کی طرف سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

۱۴۔ جون کو خان پور ضلع رحیم یار خان میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے شرکت کی۔

۵ تا ۱۴جون ضلع بہاولنگر کا مبلغین کرام نے دورہ کیا تربیتی نشستوں و دیگر اجتماعات میں بیانات ہوئے۔

۱۹ تا ۲۳جون ضلع بدین کا تبلیغی دورہ

۲۱۔ جون کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خواجگان خان محمد دامت برکاتہم نے فرمائی کانفرنس سے مرکزی مبلغین کرام کے علاوہ جناب لیاقت بلوچ' جناب سردار محمد خان لغاری اور مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے خطاب کیا۔

۴۔ جولائی کو سکھر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس کا انعقاد کیا گیا کانفرنس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم نے فرمائی جبکہ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا معین الدین لکھنوی' مولانا سید ضیاء اللہ بخاری' مولانا اللہ وسایا اور مولانا علی غضنفر کراروی نے بطور خاص شرکت کی۔ سندھ کے علماء کرام' مشائخ عظام دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث مکاتب فکر کے نمائندے شریک ہوئے بھرپور اور مثالی طور پر کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

جولائی ر اگست میں مبلغین حضرات نے حسب سابق اپنے اضلاع کے تبلیغی دورے جاری رکھے۔

۱۱۔ اگست کو گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں منعقد ہوئی پاکستان' ہندوستان اور دیگر ممالک کے علماء کرام نے شرکت کی۔

۲۱ اگست تا ۲ ستمبر حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب کی سرپرستی میں مولانا بشیر احمد اور مولانا جمال اللہ الحسینی نے کنری' بدین' گلارچی' جیسس آباد کا تبلیغی دورہ کیا لٹریچر تقسیم کیا' بیانات ہوئے اور رفقاء سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔

۳'۴ اکتوبر کو پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد ربوہ میں منعقد ہوئی تمام مکاتب کے علماء کرام نے شرکت کی ہندوستان سے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے جانشین حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ تشریف لائے' خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کا تفصیلی خطاب ہوا۔ کانفرنس سے قبل تمام مبلغین کرام نے سرگودھا' لاہور گوجرانوالہ اور فیصل آباد کے ڈویژنوں کا تفصیلی دورہ کیا۔

۸۔ اکتوبر کو ملتان دفتر مرکزیہ میں ایک شبانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ جبکہ اس سے قبل کراچی دفتر جامع مسجد باب الرحمت میں بھی حضرت مدنی مدظلہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔

۱۵۔ اکتوبر کو نواں جنڈانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔

۲۵۔ اکتوبر کو کراچی میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔

۲۷۔۲۸ اکتوبر کو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ نے بلوچستان

کے صدر مقام کوئٹہ کا دورہ کیا۔ حضرت اقدس کے اعزاز میں دفتر ختم نبوت میں استقبالیہ دیا گیا۔ شہر میں جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا جبکہ علاقہ کے دینی مدارس کا حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے دورہ فرمایا، سندھ میں مولانا مفتی محمد جمیل خان اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت اقدس کے ہمراہ رہے

۲۹۔ اکتوبر کو حویلی لکھا کے بار روم میں مولانا اللہ وسایا صاحب کا بیان ہوا جبکہ رات سندھوک داس میں منعقدہ کانفرنس سے خطاب کیا۔

۳۰۔ اکتوبر کو کوٹ بہادر اور ۳۱ اکتوبر کو چیلیے والا میں کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا غلام حسین، مولانا خدا بخش اور مولانا غلام مصطفیٰ نے شرکت کی۔

۱۔ نومبر کو ٹنڈو آدم، ۲ نومبر کمبٹ، ۳ نومبر بھریا روڈ، ۳ نومبر چیچہ وطنی، ۴ نومبر نوابشاہ اور ۵ نومبر کو پنوں عاقل میں ختم نبوت کانفرنسوں اور تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔

۸۔ نومبر کو جابہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

۱۱۔ نومبر کو علی پور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا شاہ احمد نورانی، میاں سراج احمد دین پوری اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

۱۲۔ نومبر کو حاصل پور، ۱۳ نومبر کو بہاولپور، ۱۵ نومبر کو دن روڈہ رات پیلو وینس ضلع خوشاب میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

۱۹۔ نومبر کو دفتر مرکزیہ ملتان میں مبلغین کرام کا سہ ماہی اجلاس منعقد ہوا۔

۲۳۔ نومبر کو چک نمبر ۳۵ سانگلہ ہل میں حکومتی اور قادیانی رکاوٹوں کے باوجود ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا تاریخی خطاب ہوا۔

۲۰۔ نومبر کو راجن پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

۲۱۔ نومبر کو دفتر مرکزیہ ملتان میں مرکزی مجلس منتظمہ کا اجلاس ہوا۔

۲۴۔ نومبر کو نارنگ منڈی، ۲۵ نومبر پسرور، ۲۶ نومبر پنڈدادن خان ضلع جہلم، ۲۷ نومبر دوالمیال، ۲۸ نومبر گوجر خان، ۲۹ نومبر میرپور، ۳۰ نومبر کوٹلی آزاد کشمیر، ۳ دسمبر مانسہرہ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں مقامی علماء و مبلغین کرام کے علاوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے تفصیلی بیانات ہوئے۔

۶۔ دسمبر کو سرگودھا میں ختم نبوت کنونشن و کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

رد قادیانیت کورس کے لئے تمام مبلغین کرام نے مندرجہ ذیل علاقوں کا مندرجہ ذیل تاریخوں میں ذیل کی ترتیب سے دورہ کیا۔

۲۴۔۲۵ نومبر خان پور، رحیم یار خان کا مولانا احمد بخش اور مولانا جمال اللہ الحسینی نے دورہ کیا۔

۲۷۔۲۸ نومبر بہاول پور، باب العلوم اور لودھراں کا مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا احمد بخش نے دورہ کیا۔

۳۰ نومبر ۱۔۲ دسمبر بورے والا، وہاڑی، ساہیوال، پاکپتن کا مولانا عبدالعزیز جتوئی نے دورہ کیا۔

۲۶۔۲۷ نومبر گوجرانوالہ کا مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا فقیر اللہ اختر نے تفصیلی دورہ کیا۔

۲۸ نومبر کو چنیوٹ کا مولانا فقیر اللہ اختر نے دورہ کیا۔

۹ دسمبر چشتیاں، بہاولنگر، فقیروالی اور حاصل پور کا مولانا عبدالعزیز جتوئی اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے دورہ کیا۔

۴۔۵ دسمبر کو حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لاہور کا تفصیلی دورہ کیا۔

۱ تا ۷ دسمبر مولانا فقیر اللہ اختر اور محمد اورنگ زیب اعوان نے راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم، اکوڑہ خٹک، کا دورہ کیا۔

۳ تا ۱۱ دسمبر مولانا خدا بخش اور مولانا امام الدین قریشی نے ملتان، کبیروالہ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، لیہ، چوک منڈا اور کوٹ ادو کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ جھنگ، مولانا غلام حسین جھنگوی، بھیرہ بھلوال، سرگودھا، خوشاب، مولانا غلام مصطفیٰ، اوکاڑہ، شیخوپورہ، قصور اور فاروق آباد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، فیصل آباد، مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دورہ کیا۔

۱۶ شعبان ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء سے ۲۷ شعبان بمطابق ۸ جنوری ۱۹۹۷ء تک ربوہ میں سالانہ رد قادیانیت کورس کا انعقاد ہوا۔ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے بکصد سے زائد علماء کرام نے اس میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مبلغین کرام کے دورے اور ملک بھر میں اشتہارات کی ترسیل سے کورس کی حاضری بہت کامیاب رہی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظرین و مبلغین و دیگر مذہبی اسکالرز کے رد قادیانیت پر لیکچرز ہوئے۔ کورس کے اختتام پر حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم مسلم کالونی تشریف لائے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دیں اور اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ کورس کے شرکاء کو تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم مرتبہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور احتساب قادیانیت مصنفہ مناظر الاسلام حضرت مولانا لال حسین اختر پیش کی گئیں۔

## کنور ادریس قادیانی:

نگران حکومت نے سندھ کابینہ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کو شامل کیا۔ کراچی اور اندرون سندھ میں اس کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت نے آواز بلند کی، اشتہارات تقسیم

ہوئے' مظاہرے کئے گئے اور مثالی ہڑتالیں ہوئیں ملک کے دوسرے صوبوں سے بھی احتجاجی ٹیلی گرام صدر وزیر اعظم اور گورنر سندھ کو بھیجے گئے۔ پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ ۱۹ دسمبر کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا وفد صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے ملا کنور ادریس سے متعلق مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی' اضطراب اور احتجاج سے انہیں مطلع کیا' لاہور کی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد سے ملاقات کی۔ لیکن سندھ کے نگران وزیر اعلیٰ ممتا بھٹو' قادیانی لابی اور بیرونی دباؤ کے باعث کنور ادریس کو سندھ کابینہ سے برطرف نہ کیا گیا۔

بظاہر مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس میں کامیابی نہ ہوئی تاہم اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی بساط کے مطابق تمام ذرائع استعمال کئے۔ سندھ میں قادیانیت کے خلاف بھرپور آواز بلند ہوئی۔ کراچی اور سندھ کی مجالس نے مثالی اور انتھک جدوجہد کی جس پر مرکزی مجلس شوریٰ ان کی جدوجہد کی بھرپور تحسین کرتی ہے۔

۱۸ دسمبر کو محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امسال بھی حسب سابق جامعہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء کو رد قادیانیت پر مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا صاحب نے تیاری کرائی اسی طرح جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ' جامعہ سرفراز المدارس گوجرانوالہ میں رد قادیانیت پر مولانا اللہ وسایا صاحب نے تیاری کا فریضہ سرانجام دیئے۔

### پاسپورٹ میں احمدی' قادیانی چکر:

نگران دور حکومت میں کینیڈا کے قادیانیوں کی درخواست پر وزارت داخلہ نے اپنے سفارت خانہ کو خط لکھ دیا کہ قادیانیوں کو پاسپورٹ میں قادیانی کے بجائے احمدی لکھا جائے۔ اس سلسلہ میں پورے ملک میں احتجاج ہوا۔ لاہور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس بلائے گئے مسجد شہداء لاہور میں احتجاجی کانفرنس و مظاہرہ کا اہتمام کیا گیا۔ پورے ملک میں بھرپور صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ ۲۵ جنوری ۹۷ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا وفد گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم کی دعوت پر ان سے ملا وزارت داخلہ کے سیکریٹری' وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر قانون موجود تھے۔ انہوں نے مذاکرات کے بعد وعدہ کیا کہ یہ آرڈر واقعی غلط ہوا ہے ہم اس کو واپس لیتے ہیں۔ ہمارے ساتھ یہ دھوکہ ہوا بایں ہمہ یہ آرڈر واپس نہ ہوا مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلہ میں بھرپور احتجاج کیا' اور اس مسئلہ کو تحریکی انداز میں جاری رکھا۔

مولانا بشیر احمد ملتان سے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ مولانا محمد عبداللہ' مولانا محمد نذیر فاروقی' محمد اورنگ زیب اعوان پر مشتمل وفد نے سیکریٹری وزارت داخلہ مرجیون خان سے ملاقات کی۔ انہوں نے سابقہ آرڈر کی واپسی کے آرڈر کی کاپی مہیا کی قادیانیوں سے متعلق پاسپورٹ اور فارم میں آئندہ کے لئے کیا طریقہ کار ہو اس پر ایک میٹنگ ایڈیشنل سیکریٹری وزارت داخلہ سیف الرحمن خان سے ہوئی جس میں جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' مولانا محمد عبداللہ' مولانا اللہ وسایا اور محمد اورنگ زیب اعوان شامل تھے۔ یوں قدرت نے اس قضیہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو کامیاب فرمایا۔ فالحمدللہ علی ذالک

۱۱۔۱۲ شوال ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹۔۲۰ فروری ۱۹۹۷ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوئی جس کے فیصلوں کی روشنی میں ۲۲ مارچ احمد آباد' ۲۳ لاہور' ۲۴ مارچ قصور' ۷ مارچ فیروزہ' ۸۔۹۔۱۰ مارچ خانپور' صادق آباد' لیاقت پور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے تفصیلی بیانات ہوئے۔

۵ اپریل دن بستی شکرانی رات احمد پور شرقیہ' ۶ اپریل دن کوٹلی نجابت رات لودھراں' ۷ اپریل شجاع آباد' ۸ اپریل دن ٹبہ سلطان پور رات دنیا پور' ۱۱۔۱۲ اپریل بہاولنگر میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں مرکز کی نمائندگی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے کی۔

۱۳ تا ۱۹ مارچ دریا خان' دلے والا' جنڈانوالہ' بھکر' ۲۵ مارچ خانقاہ ڈوگراں' ۲۶ مارچ سانگلہ ہل' ۲۳ فروری تا ۶ مارچ بہاولنگر' ۱۹ تا ۲۱ مارچ گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنسوں اور تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا جن میں مرکز کی نمائندگی مولانا خدابخش اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

۹ مارچ ۹۷ء کو اسلام آباد میں دیوبندی مسلک کے اکابر کی حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے میٹنگ طلب فرمائی تاکہ ملک بھر میں مسلک کے رفقاء کی تھکا فضیحتی کم ہو اور باہمی ربط کی کوئی شکل نظر آئے۔ میٹنگ میں مولانا فضل الرحمن' مولانا سمیع الحق' مولانا محمد یوسف خان پلندری' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا حبیب اللہ مختار' مولانا فداء الرحمن درخواستی' مولانا اسفندیار' مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا عبدالمجید ندیم' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا اشرف علی' مولانا محمد نذیر فاروقی' مولانا محمد عبداللہ اور دوسرے اکابرین نے شرکت کی۔ اتفاق رائے سے باہمی ربط کی ضرورت پر زور دیا گیا اور اپنی صفوں میں خلفشار کم کرنے کے اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد میٹنگ کے فیصلہ کی روشنی میں مختلف حضرات نے باہمی رابطے کئے' غلط فہمیاں دور

ہوئیں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس میٹنگ کے بعد مسلک کے تمام حلقے ایک ہوگئے تاہم ربط باہمی میں اضافہ ہوا انشاء اللہ آگے چل کر کسی وقت بھی مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے یہ مشاورت سنگ میل ثابت ہوگی۔

۱۲ اپریل کو بہاولنگر کے بار روم میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا بیان ہوا ڈیڑھ صد کے قریب قانوندان موجود تھے قادیانیوں نے وہاں شرانگیز پروپیگنڈہ کر رکھا تھا اس کا ازالہ ہوا۔

۲۶۔۲۷ اپریل ۹۷ء بمطابق ۱۸۔۱۹ ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ کو مبلغین حضرات کی سہ ماہی میٹنگ ہوئی۔ اس میں آئندہ سہ سالہ و مرکزی انتخابات کے لئے مقامی جماعتوں کی تشکیل اور مجلس عمومی کے اراکین کا چناؤ کرنے کے لئے اس ترتیب سے مبلغین حضرات کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

**مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا عبدالخالق رحمانی:**

خانیوال شہر: کچاکھوہ، وہاڑی موڑ، چک ۲۶، چک ۸۴، ونجاری، ونجھیاں والا، میاں چنوں، مخدوم پور، عبدالحکیم، تلمبہ، حسن پور، کبیر والہ، جہانیاں، لبہ سلطان، میلسی، کرم پور، دوکوٹہ، ماچھی وال، بورے والہ، گگو۔

بہاولنگر: منڈی صادق گنج، میکلوڈ گنج، منچن آباد، چک عبداللہ، جنڈوالہ، بستی عثمان والی، چشتیاں، ڈاہرانوالہ، چک مراد، ہارون آباد، ڈونگر، فقیر والی، چک نمبر ۹۷، فورٹ عباس، مروٹ۔

پاک پتن: ملکہ ہانس، نور پور، عارف والہ، لوتہ، ساہیوال، قبولہ، کمیر، نورشاہ، چیچہ وطنی، ہڑپہ، کسووال، قادر آباد، غازی پور چک ۸۵۔۸۸

**محمد اورنگ زیب اعوان:**

راولپنڈی: گوجر خان، ٹیکسلا، واہ کینٹ، بھوئی گاڑ، حسن ابدال، مری، تلہ گنگ، چکوال، اٹک، دوالمیال، پنڈدادنخان، دینہ

اسلام آباد: کری شہر، بھارہ کہو، ہری پور، ٹی اینڈ ٹی کالونی، کھلابٹ ٹاؤن شپ

کشمیر: میرپور، کوٹلی، باغ، مظفر آباد، تتہ پانی

ایبٹ آباد: حسب صوابدید وقار گل جدون، ساجد اعوان،

مانسہرہ: عبدالرؤف روفی

پشاور: مردان، نوشہرہ فیروز

**مولانا غلام حسین جھنگوی:**

جھنگ، ککی نو، شور کوٹ بمعہ کینٹ، اٹھارہ ہزاری، ملوانہ موڑ، روڈ و سلطان، کوٹ بہادر، احمد پور سیال، واسو، ڈالوانوالہ موڑ، ماچھی وال، کوٹ شاکر، بیرانوالہ، جنڈ

**سید ممتاز الحسن گیلانی:**

گوجرہ، ٹوبہ، پیر محل، کمالیہ، ماموں کانجن، جڑانوالہ، تاندلہ، کھریا نوالہ، چک جھمرہ، صریح والا، چک نمبر ۹۸، کوٹ اباوان، بکاٹا، باغ (جھنگ)، بھلور، رجانہ، سمندری، چک باوا، پنبورہ، دھاندرہ، فیصل آباد شہر۔

**مولانا غلام مصطفیٰ:**

بھوانہ، نجاریاں، رشیدہ، کوٹ مومن، پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ لالیاں، احمد نگر، ربوہ تخت ہزارہ، چک نمبر ۴۶ اڈہ، پیلووینس، مٹھہ ٹوانہ، جوہر آباد، چک ریداس، شاہپور صدر، ڈاور، مخدوماں، کوٹ قاضی روڈہ، ہڈالی

**مولانا فقیر اللہ اختر:**

گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ، وزیر آباد، ککھڑ، واہوالی، تتلے الی، کاموکی، گجرات، کھاریاں، ٹگیانہ، چک سکندر، گولیکے، منڈی بہاؤالدین، پھالیہ

حافظ آباد: چک چٹھہ، کولو، قادر آباد کالونی، مدرسہ چٹھہ، کوٹ ہرا

نارووال: ظفر وال، شکرگڑھ، ڈریانوالہ، سدووال ہنوا، کنجروڑ، سمبڑیال،

سیالکوٹ: پنڈی بھاگو، چونڈہ، پسرور، قلعہ کالروالا، قصور، ڈسکہ

**مولانا محمد اسحاق ساقی:**

بہاولپور: خانقاہ شریف، نور پور، احمد پور شرقیہ، اوچ شریف، ہتھیجی، یزمان، چک نمبر ۸، خیرپور ٹامیوالی، قائم پور، حاصل پور، عباس نگر، مبارک پور، سمہ سٹہ، چک نمبر ۶۲۔۶۳ چک نمبر ۱۲۔ چک نمبر ۱

لودھراں: دھنوٹ، کہروڑپکا، دنیاپور، کوٹلی نجابت، بستی ملوک، مخدوم عالی، جلہ ارائیں، حیات پور جلال پور، بہاولپور، عنایت پور

**مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی:**

لاہور: شاہدرہ، راوی روڈ، جمیل ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ٹاؤن شپ، گلبرگ، آرائے بازار، نشاط کالونی، صدر، غازی آبادی، فیض آباد، شیخوپورہ، فاروقہ، خانقاہ ڈوگراں، سانگلہ ہل، فیروزوٹواں، شاہ کوٹ مانانوالہ، کوٹ عبدالمالک، نارنگ منڈی، مریدکے ننکانہ، کیلے

**مولانا عبدالرزاق مجاہد:**

قصور، مصطفیٰ آباد (للیانی)، کھوپڑ، تارا گڑھ، جونیاں، کھڈیاں، جھنگ موڑ، چونی، بھائی پھیرو، نورپور نہر، چھیتنیاں والا، سرائی، کوٹ رادھا کشن، رائے ونڈ، ہجرائے خورد، جنومیل، شیخم، ویرم

اوکاڑہ: بہادر نگر، انبالہ خورد، چک نمبر ۱ این پلاٹ، گمبر، دیپالپور، احمد آباد، حجرہ شاہ مقیم، بصیرپور، حویلی لکھا، منچریاں، حمبر کلاں، جیوکہ، جندراکہ، کوبلہ، کوٹلہ میرک، چک نمبر ۵۵، لوہاری والا، وساوے والا، چک نمبر ۳۵، چک نمبر ۱۔

**حافظ محمد حیات انگوی:**

جابہ، احمد آباد، کھیکی، مردوال، انگہ، کفری، کڑوی، اوچھالی، کھوڑہ، سوڈھی، ڈیرہ، علی والا، تلی، نازی، اوہالا، چنجی، کھچیاں،

جھالا‘ ملکوال

**مولانا محمد علی صدیقی:**

سبی‘ کوئٹہ‘ ڈیرہ مراد جمالی‘ جھڈیٹ‘ بھاگ ناڑی‘ لورالائی‘ ژوب‘ پشین‘ چمن‘ کربلا خضدار‘ قندھار‘ قلات‘ تربت‘ پسنی‘ گوادر

**مولانا خدا بخش:**

سرگودھا ڈویژن‘ خوشاب‘ بھکر‘ میانوالی‘ لیہ

**مولانا بشیر احمد:**

ڈیرہ غازی خان‘ کروڑ لعل عیسن‘ واڑیانوالہ‘ بستی رنوجہ

**حافظ احمد بخش:**

ضلع رحیم یار خان‘ تحصیل شجاع آباد‘ لیاقت پور‘ فیروزہ‘ خانپور‘ ظاہر پیر‘ صادق آباد‘ خان بیلہ‘ ترنڈہ محمد پناہ

**مولانا عبدالکریم:**

پرمٹ

**مولانا جمال اللہ الحسینی:**

اباڑو‘ ڈہرکی‘ میرپور متھیلو‘ گھوٹکی‘ پنوں عاقل‘ روہڑی‘ سکھر‘ شکارپور‘ دالفاری‘ سوسائٹی چوہدری خان محمد‘ چک رستم‘ خانپور‘ گڑھی یاسین‘ میاں گوٹھ گوٹھ سنھال‘ جیکب آباد‘ کندھکوٹ‘ ٹھل‘ بھاڑ خان‘ کشمور‘ گڈو‘ بخشاپور جونگل‘ میرپور‘ لاڑکانہ‘ نصیر آباد‘ وارہ‘ باڈر‘ قمبر‘ بھیر شریف‘ شہزاد کوٹ

**مولانا محمد نذیر عثمانی‘ مولانا محمد راشد مدنی:**

ضلع خیرپور: ٹھری‘ پیر گوٹھ‘ گمبٹ‘ ہڈیالہ‘ رانی گوٹھ‘ شہدادپور‘ مٹھی میرواہ‘ ہنگورجا‘ بالانی محراپور‘ لاکھا روڈ‘ پپاچانگ‘ جکانی

ضلع نوشہرو فیروز: کنڈیارو‘ بھریا روڈ‘ مورو‘ سہری فارم‘ پڈعیدن‘ دوڑ‘ باندھی‘ کوٹ لالو‘ پھپھری

نوابشاہ: سکرنڈ‘ قاضی احمد‘ سعید آباد‘ ٹک جانی‘ دولت پور‘ سرحاری

حیدر آباد: ٹنڈو محمد خان‘ ٹنڈو جام‘ ٹنڈو الہ یار‘ ٹنڈو غلام علی‘ حشیاری‘ ہالہ

بدین: گلاریچی‘ ماتلی‘ تلہار‘ ٹنڈو باگو‘ کھوسکی‘ شادی لارج‘ پنگریو‘ کڑیو گانور

ٹھٹھہ: گھارو‘ دھابے جی‘ سجاول‘ میرپور‘ بٹھورو‘ جاتی‘ پیرپٹھہ‘ پیر گوٹھ

**مولانا حفیظ الرحمٰن‘ مولانا عبدالغفور:**

ضلع سانگھڑ: شاہ پور چاکر‘ بائیس چک‘ سانگھڑ شہر‘ پیرول‘ کنڈیاری‘ سندھڑی‘ بھلاڑیوں‘ گرہوڑ‘ کھپرو‘ ٹنڈو مٹھہ خان‘ جوتاریوں‘ شداد پور‘ سنجھورو‘ جھول‘ میرپور خاص‘ میرواہ‘ ڈگری‘ ٹنڈو جان محمد جھڈو‘ نوکوٹ‘ جیمس آباد‘ ضلع عمرکوٹ‘ صوفی آباد‘ کنوی‘ ساوارو‘ نبی سرروڈ‘ نابلی‘ نفیس نگر

۵ مئی دن کو فیروزہ‘ رات لیاقت پور‘ ۶ مئی دن ظاہر پیر رات خان پور‘ ۷ مئی رحیم یار خان اور ۸ مئی صادق آباد میں کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

حکومت نے ہائی کورٹ میں آٹھ نئے **ججز** لئے ہیں ان میں ایک جج لطف الرحمٰن قادیانی ہے۔ نیشنل ہوٹل لاہور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۲۶ مئی کو پریس کانفرنس کرکے اس قضیہ کو اٹھایا‘ گورنر پنجاب کا بیان شائع ہوا کہ وہ مسلمان ہے۔ اس پر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے گورنر کو خط لکھا کہ وہ دھوکہ دے رہا ہے وہ خط اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ لطف الرحمٰن قادیانی کو بھی خط لکھا کہ آپ نے جو بیان دیا ہے کہ میں مسلمان ہوں یہ ناکافی ہے اگر واقعی آپ مسلمان ہیں تو مرزا قادیانی کے کفر کا اعلان کریں۔ اسی قضیہ میں ملک افضل قادیانی جج تعینات کیا جارہا تھا وہ تو التوا رک گیا ہے۔ کاوشیں جاری ہیں اللہ تعالیٰ کامیابی بخشیں۔

اس سلسلہ میں ۲۷ مئی کو جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کی ہمراہی میں مولانا اللہ وسایا صاحب اور محمد اورنگ زیب اعوان نے وفاقی سیکریٹری قانون سے ملاقات کرکے مجلس تحفظ ختم نبوت پر عائد فرض ادا کیا۔

**صوبہ سندھ کنونشن و کانفرنسیں:**

صوبہ سندھ میں قادیانی زیادہ متحرک ہوگئے ہیں۔ چنانچہ حضرت الامیر کی طرف سے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم قریشی دامت برکاتہم کو خط لکھا گیا۔ آپ نے سندھ کی جمعیت کے رہنماؤں کو حکم فرمایا کہ علماء کرام کے نام خطوط تحریر فرمائے ڈاکٹر خالد محمود سومرو جنرل سیکریٹری سندھ نے جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں سے رابطہ کیا‘ مجلس نے اشتہارات و دعوت نامے تقسیم کئے کراچی کے علاوہ سندھ کے تمام اضلاع میں کنونشنوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ ۹ جون دن کو میرپور خاص میں کنونشن‘ رات کو عمرکوٹ میں کانفرنس

۱۰ جون دن ٹنڈو آدم کنونشن رات کو بدین میں کانفرنس

۱۱ جون دن سجاول میں کنونشن رات کو حیدر آباد میں کانفرنس

۱۲ جون نوابشاہ میں کنونشن‘ رات کو حیدر آباد میں کانفرنس

۱۳ جون میرپور خاص میں کنونشن رات کو کنڈیارو میں کانفرنس

۱۴ جون کو سکھر و گھوٹکی میں اجتماعات جمعہ‘ رات کو کندھ کوٹ میں کانفرنس

۱۵ جون دن کو جیکب آباد میں کنونشن‘ رات کو شکارپور میں کانفرنس

۱۶ جون کو ٹھٹھہ میں کنونشن‘ رات کو لاڑکانہ میں کانفرنس

مولانا احمد میاں حمادی‘ مولانا بشیر احمد

مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا حفیظ الرحمن رحمانی' مولانا راشد مدنی' مولانا عبدالغفور نے ان کنونشنوں کو کامیاب بنانے کے شبانہ روز محنت کی۔ حیدر آباد میں حضرت نائب امیر نے شرکت سے ممنون فرمایا باقی کانفرنسوں میں مجلس کے مبلغین اور رفقاء کے علاوہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالحمید لنڈ' مولانا عبدالرزاق اور دیگر خطباء نے شرکت کی۔ اس سلسلہ میں مرکزی دفتر تمام رفقاء' اور سندھ کے تمام اکابر علماء کا شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش فرمائی۔ اللہ رب العزت ان حضرات کو دارین میں اس کا بہتر اجر نصیب فرمائیں۔

اب کراچی کے چاروں اضلاع میں پروگرام زیر ترتیب ہیں اگر وہ ہوجاتے ہیں تو امسال مجلس کو یہ شرف حاصل ہے کہ پورے صوبہ کے تمام اضلاع میں ختم نبوت کی صداء کو پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں۔

۱۹ جون کو اسلام آباد میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا فضل الرحمن مولانا محمد خان شوانی' جاوید ابراہیم پراچہ' مولانا عبدالعزیز' حافظ فضل محمود' مولانا محمد عبداللہ' مولانا اللہ وسایا شریک ہوئے۔ مولانا محمد شریف ہزاروی' مولانا نذیر فاروقی' مولانا قاری احسان اللہ' اسلام آباد کے مبلغ اورنگ زیب اعوان' اور مرکزی مبلغ قاری احسان احمد نے اس کانفرنس کے لئے بھرپور محنت کی۔

۲۰ جون کو ہری پور میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ ہزارہ کے معروف بزرگ عالم دین مولانا محمد عثمانی کی صدارت میں مہمان خصوصی ایبٹ آباد کے معروف عالم دین یادگار اسلاف مولانا شفیق الرحمن تھے۔ ہزارہ ڈویژن کے علاوہ اور جماعتی رفقاء نے بھی اس میں شرکت کی۔ جامع مسجد کا وسیع و عریض حال و مسجد سامعین سے بھرے ہوئے تھے عالمی مجلس ہری پور کے حفظ الرحمن' جناب صابر غفور علوی' سیف الرحمن' حافظ عبدالقیوم نے اسے کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر نصیب فرمائے

۲۱ جون کو منڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ انڈیا باڈر کے قریب کانفرنس ہوئی' وہاں پر قادیانی شورش زوروں پر تھی' سیالکوٹ کی مجلس کے امیر پیر شبیر احمد گیلانی وفد لے کر وہاں تشریف لے گئے۔

۲۲ جون کو کھریہ تحصیل پسرور' ۲۳ جون کو وزیر آباد میں کانفرنس منعقد ہوئی۔

۳۰ جون کو مرکزی منتظمہ کا لاہور میں اجلاس ہوا۔

۸ جولائی کو شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ' ۹ جولائی کو میاں علی' رات لالو' ۱۰ جولائی کو فاروق آباد' ۱۱ جولائی کو مبلغین حضرات کی سہ ماہی میٹنگ ہوئی۔

۱۵ جولائی کو مرکزی مالیاتی کمیٹی کا اجلاس ہوا' آج ۱۶ جولائی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں اس فقیر کو رپورٹ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہورہی ہے۔ اللہ رب العزت مجلس کو بیش از بیش خدمت اسلام اور تحفظ ناموس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف سے مشرف فرمائے (آمین)

---

## ماڑی شاہ سنچرا تحصیل و ضلع جھنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

امیر: قاری محمد سلیم خطیب جامع مسجد ماڑی شاہ سنچرا نمبر۲ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع جھنگ

ناظم: ملک شیر خان

ناظم تبلیغ: احمد شیر

ناظم نشرواشاعت: غلام یٰسین

خازن: ملک محمد حیات

مرکزی نمائندہ قاری محمد سلیم صاحب خطیب جامع مسجد ماڑی شاہ سنچرا نمبر ۳ تحصیل و ضلع جھنگ

## احمد پور سیال

امیر: حضرت مولانا سید کوثر علی شاہ خطیب جامع مسجد مرکزی احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ

ناظم: مولانا حبیب الرحمن یزدانی احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ناظم تبلیغ: عزیز الرحمان احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ناظم نشرواشاعت: حضرت مولانا سید قمرالحسن شاہ

خازن: قاری محمد ناصر

مرکزی نمائندے حضرت مولانا سید کوثر علی شاہ صاحب' اہلسنّت والجماعت احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ مولانا حبیب الرحمن یزدانی

اڈا کوٹ بہادر تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کنوینر حاجی احمد خاں

## گڑھ موڑ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

امیر: قاری احمد علی گڑھ موڑ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ناظم: حضرت مولانا محمد ریاض

ناظم تبلیغ: قاری محمد عثمان گڑھ موڑ

ناظم نشرواشاعت: قاری عبدالوارث

خازن: محمد یوسف رحمانی

مرکزی نمائندے: حضرت مولانا محمد ریاض' قاری عبدالوارث مدرس جامعہ فاروقیہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

## مرکزی نمائندے جھنگ

حافظ بشیر احمد' جامع مسجد تقویٰ جھنگ شہر' مولانا محمد اشرف محلّہ اسلام آباد مسجد رحمتہ للعالمین جھنگ شہر' مولانا محمد مسرور مکان نمبر ۸۱۔ سی بالمقابل مڈل اسکول جھنگ شہر' محمد حبیب محلّہ اسلام آباد مسجد رحمتہ للعالمین جھنگ شہر' مولانا عبدالرحیم صدر مدرس جامع محمودیہ جھنگ صدر' مولانا غلام حسین جامع مسجد حافظ سلطان والی محلّہ پنڈی جھنگ صدر' محمد امجد نزد باب ختم نبوۃ محلّہ پنڈی جھنگ صدر۔

قسط نمبر۵

# بازگشت

## جلد نمبر۵ اداریے

شمارہ نمبر۱- ختم نبوت ترقی کی راہ پر گامزن

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی اثرات

۲- یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

۳- قادیانیوں کیمونسٹوں اور لادین عناصر کا متحدہ محاذ

۴- کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کے خلاف سازش...... سازشی گروہ کونسا ہے؟

۵- حکومت اور قادیانیوں کو انتباہ

۶- اچھے بیمار ہوئے جس کے سبب..... اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں ○مالدیپ کے صدر کا مستحسن اقدام

۷- مرزا طاہر کا پاکستان کے خلاف طبل جنگ

۸- بھارت میں پاکستان کے فرسٹ سیکریٹری پر حملہ ☆ قادیانی ترجمان کے مگرمچھ کے آنسو

۹- حکومت بلوچستان ہوش کے ناخن لے

۱۰- کراچی والو! جاگو' جاگو' جاگو

۱۱- حج بیت اللہ اور مدینتہ النبی کے خلاف سازشیں

۱۲- ختم نبوت انٹرنیشنل کی خدمات دشمن کا اعتراف ☆توہین رسالتؐ کا بل اور قادیانی

۱۳- مرزا طاہر کی کذب بیانی

۱۴- قادیانی ہتھکنڈے

۱۵- این پی پی کی سیاسی موت کے لئے حنیف رامے کا وجود ہی کافی ہے ☆ بلیّ! بلی تھیلے سے باہر آگئی ☆امریکن طیارے کا اغواء کیا ہم نے پہلے ہی خبردار نہیں کیا تھا؟

۱۶- خوشاب میں قاری سعید احمد پر قادیانی کمانڈوز کا حملہ ☆مردان میں مرزائیے کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی

۱۷- ختم نبوت کانفرنس..... صرف دو دن قربان کیجئے

۱۸- شیعہ سنی فسادات........ تخریب کار کون؟

۱۹- روس کو پاکستان میں تخریب کاروں کی ضرورت

۲۰- نائجیریا میں ایک مدعی نبوت کے پیروکاروں کے بائیس مسلمانوں کا قتل ☆ گستاخ رسولؐ کی سزائے موت کا بل

۲۱- خیرپور ٹامیوالی میں ایک سید عالم دین کی غنڈوں کے ہاتھوں شہادت ☆ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہئے؟

۲۲- صدیق آباد ختم نبوت کانفرنس...... قراردادیں اور مطالبات

۲۳- عشق رسولؐ کا تقاضا ☆ ہنگامہ آرائی اور قتل وغارت گری کا انجام کیا ہوگا؟

۲۴- جنگ کے بادل........ لمحہ فکریہ ☆ ایں چہ بوالعجبی است

۲۵- موجودہ فسادات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے؟ ☆بیرونی دنیا میں قادیانیوں کی رسوائی

۲۶- کراچی پورٹ ٹرسٹ قادیانیوں کے نرغے میں ☆ مسیحی کونشن ملت اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ

۲۷- مردان ختم نبوت کانفرنس قراردادیں اور مطالبات

۲۸- قادیانی مسئلہ اور اس کا حل

۲۹- یااللہ مدد یا اللہ خیر.........

۳۰- قادیانیوں کو ٹورنامنٹ کی اجازت کس نے دی

۳۱- آٹو موبائل کارپوریشن لٹ گئی

۳۲- حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اب بھانڈہ پھوٹ گیا

۳۳- کیا کراچی کا امن بحال ہوجائے گا؟ ☆علماء مانسہرہ کا مثالی کردار ☆ایک قادیانی مغالطہ کا جواب

۳۴- اے اہل پنجاب ہوشیار باش!

۳۵- انقلابی قدم ☆ کے بی بی کا قادیانی چیئرمین

۳۶- سکھ مرزائی بھائی بھائی ☆جی ایم سید کی سالگرہ میں قادیانیوں کی شرکت

۳۷- برطانیہ کے نوجوانوں کو مبارکباد ☆ مولانا اسلم قریشی کا اغواء ☆ جامعتہ العلوم الاسلامیہ کے خلاف سازش

۳۸- کراچی اور حیدرآباد کے ہنگامے ☆ ایران کے حکمران اہل ملیشیا کو باز رکھیں

۳۹- پاکستان میں تقریباً" ایک لاکھ چالیس ہزار تخریب کار

۴۰- حکومت کی بے حسی

۴۱- اہل! اسلام قادیانیوں کو سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں

۴۲- واپڈا پر قادیانیوں کا تسلط ☆ پاکستان ٹیلی ویژن کی قادیانیت نوازی

۴۳- پاکستان کے راز اسرائیل کیسے پہنچے

۴۴- گستاخ رسولؐ قادیانی مشروب ساز فیکٹری کا بائیکاٹ

۴۵- علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہادت

۴۶- بغاوت کے شعلے' بانی کون؟

۴۷- قادیانیوں کی شاخ دیندار انجمن کے لیڈر کی لاش مسلم قبرستان سے نکالی جائے ☆ محکمہ ٹیلی فون اور قادیانی

۴۸- امریکہ نے کھل کر قادیانیت کی سرپرستی شروع کردی

۴۹- تنزانیہ کا معرکہ

قسط نمبر۲

ڈاکٹر محمد عمر فاروق شیخ...... جام پوری

# ماہ ربیع الاول کی مختصر تاریخ

حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہیں محمد ﷺ نبوت ملنے کے بعد وحدانیت کی دعوت و تبلیغ کا آغاز کرتے ہیں۔ مگر یہ آغاز مخفی ہے کہ رضائے الٰہی یہی ہے' اول اول ایمان لانے والوں میں قریش کے چند بڑے شرکاء کے نام شامل ہیں۔ جن میں آپ ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ خدیجتہ الکبریٰؓ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' نوجوانوں میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب کے علاوہ حضرت خباب بن ارت' حضرت ابو عبیدہ' حضرت سعید بن زید' حضرت عمار بن یاسر' حضرت عبداللہ ابن مسعود' حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت ارقم رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں نبوت کے تیسرے سال آپؐ حکم الٰہی سے اسلام (دین حنیف) کی دعوت و تبلیغ کا اعلانیہ آغاز کرتے ہیں۔ چنانچہ نبی اقدس ﷺ کوہ صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارتے ہیں' یا معشر قریش!

اے قریشیو! اہل قریش آپ ﷺ کی آواز پر جمع ہو جاتے ہیں' آپ اہل قریش سے اپنے صادق اور امین ہونے کی گواہی لینے کے بعد قریش کو ایک خدا کی جانب بلاتے ہیں۔ مگر قریش کو یہ بات ناگوار گزری کہ کوئی ان کے دیوتاؤں کو جن سے ان کے سیاسی اور معاشرتی مفاد وابستہ ہیں' برا کہے' باطل قرار دے' چنانچہ وہ کھل کر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

حق و باطل کے درمیان ایک انتہائی اعصاب شکن کشمکش کا آغاز ہو چکا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

رسول اللہ ﷺ کا قبیلہ بنو ہاشم راہ حق میں پناہ گزیں ہے کیونکہ قریش نے دنیاوی ترغیبات سے آپ ﷺ کو خریدنے کی کوشش میں ناکامی کے بعد انتہائی گھناؤنے منصوبے بنانے شروع کر دیئے تھے ۳ برس کی کسمپرسی کے بعد بنو ہاشم کے قریبی اعزہ کی حمیت جاگ اٹھتی ہے یوں یہ قبیلہ پھر مکہ میں واپس آجاتا ہے اور دعوت و تبلیغ پھر شروع ہو جاتی ہے۔

قریش کے مظالم بھی جاری ہیں' نبوت کو ۱۳ برس بیت چکے ہیں' رسول اکرم ﷺ کو مدینہ کی جانب ہجرت کا حکم ہوتا ہے۔ رسول اقدس ﷺ توحید و سنت کا پرچم لئے مدینہ جا پہنچے ہیں' جہاں انصاری صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مہاجر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے اپنے دل کھول کر رکھ دیئے ہیں۔ ادھر اہل قریش چوٹ کھائے ہوئے سانپ کی طرح پھنکار رہے ہیں اور منتظر ہیں کہ کوئی موقع ملے اور یہ مدینے پر چڑھ دوڑیں۔ سریہ عبداللہ بن جحش سے انہیں مدینے پر حملے کا جواز مل گیا' تو وہ جھوٹے پروپیگنڈے پھیلا کر اردگرد کے مسلمان دشمن قبیلوں کے ساتھ گیارہ سو جنگجوؤں کی معیت میں مدینہ طیبہ کی جانب چلے ہیں' عتبہ بن ربیع لشکر کفار (دشمنان اسلام) کی بدبخت قیادت کر رہا ہے' تاجدار عالم ﷺ اپنے تین سو تیرہ وفاداروں' جان نثاروں کو ساتھ لے کر جذبہ ایمانی کے ہمراہ "بدر" کے مقام پر باطل سے ٹکراتے ہیں۔ زمین اور آسمان شاہد ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ بدر کے موقع پر تیر اور تلواروں کے ساتھ جوہر دکھائے کہ باطل دم دبائے اپنی دستار' حق کے قدموں میں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

اس ذلت آمیز شکست کے بعد کینہ پرور کفار پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ مسلمانوں پر چڑھ دوڑے اور انہیں روندھ ڈالنے کی تیاری شروع کر دی ہے اس بار یہ معرکہ "احد" کے مقام پر پیش آتا ہے اس غزوہ میں مسلمانوں کو رسول اقدس ﷺ کے احکام کی پیروی صحیح طریقے سے نہ کرنے کی وجہ سے خاصی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے' احد کی پچھلی گھاٹی کے تیرانداز بھی (اس ہدایت کو نظرانداز کرتے ہوئے کہ تمہیں کسی بھی صورت حال میں جگہ خالی نہیں چھوڑنی ہے) مال غنیمت جمع کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

گو کہ اس جنگ کا کوئی حتمی نتیجہ سامنے نہیں آتا لیکن مسلمانوں کو یہ نصیحت ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

ادھر کفار بھی احد کے بے نتیجہ معرکے کو اپنی فتح سمجھتے ہوئے مدینے کا محاصرہ کرنے کی سنگین غلطی کرتے ہیں' اس محاصرے سے جسے غزوہ خندق کا نام دیا جاتا ہے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہیں ہوتا (صرف ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو شہادت نصیب ہوتی ہے) جبکہ کفار کو بڑا زبردست مالی اور سیاسی نقصان پہنچتا ہے' کفار آخر کار صلح کے لئے رضامند ہو جاتے ہیں مگر وہ صلح اپنی شرطوں پر چاہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ ان کی شرطوں پر صلح کے لئے

تیار ہیں۔ اندازہ فرمایئے کہ!

ایک امی ﷺ جو جوانی میں کسی معرکے میں شریک نہیں رہا وہ تاریخ کا اتنا بڑا سیاسی فیصلہ کرلیتا ہے کہ جس کے نتائج دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

میرے محترم بھائیو! دوستو اور بزرگو!

صلح حدیبیہ آغاز ہے کفار کی بربادی کا' کفار کی شرائط پر کئے گئے اس صلح نامے کی رو سے مسلمانوں کے لئے دین حنیف کی دعوت و تبلیغ کے اور تجارت کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

قریش اپنی فطری جہالت سے مجبور ہیں وہ زیادہ عرصہ اس صلح پر قائم نہیں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنی خزاعہ کے ایک فرد کا قتل صلح حدیبیہ کی تنسیخ کا باعث بنتا ہے۔ کفار خون بہادینے کے بجائے معاہدہ توڑدینے کو ترجیح دیتے ہوئے خودکشی کا فیصلہ منظور کرلیتے ہیں۔

خدا کی جانب سے محمد ﷺ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے محمد ﷺ وقت آگیا ہے کہ کعبہ کو بتوں کی آلائش سے پاک و صاف کردیا جائے پیغمبر اسلام ﷺ حکم ربی پاکر اپنے دس ہزار وفاداروں اور جان نثاروں کے ہمراہ فتح و نصرت کی نوید لئے مکہ میں داخل ہوتے ہیں' تو حق کی شان عظیمی دیکھ کر ہی باطل کے دل دہل گئے اور یوں مکہ بغیر کسی بڑی جنگ کے فتح ہوگیا۔

یہ شہر آج محمد ﷺ بن عبداللہ کی ٹھوکر میں ہے۔ جبکہ آٹھ برس قبل ہی محمد ﷺ صرف تائید الہی لئے نکلے تھے۔

آج اس روشنی سے سارا عالم منور ہورہا ہے جو حراء کی تاریک غار سے برآمد ہوئی تھی' آج انسانیت کے تمام زخموں پر مرہم رکھ کر مداوا کردیا گیا ہے۔ آج جب محمد عربی ﷺ مکہ میں یہ اعلان کررہے تھے کہ جو ابو سفیان کے گھر بھی پناہ لے لے گا اسے امان ہے تو انسانیت کا سر فخر سے بلند ہوگیا تھا خدا نے ہر ظالم کا سر حق کے آگے اور مظلوموں کے مسیحا کے آگے جھکا دیا تھا۔

فتح مکہ کے بعد نبی اقدس ﷺ نے تمام احکام شرعی مسلمانوں کو سمجھا کر دین حنیف دین اسلام مکمل کردیا' حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! میں تمہارے درمیان قرآن و سنت چھوڑے جارہا ہوں ہر ہدایت ان میں موجود ہے میری پیروی کرنا چاہتے ہو تو تم قرآن و سنت ہی کو تھامے رکھنا کیونکہ اسی میں نجات کا راز پوشیدہ ہے۔"

یہ راز نجات بتلا کر دین حنیف' اسلام کو مکمل کرکے آفتاب رسالت ﷺ بمطابق ۱۲ ربیع الاول سن ۱۱ ہجری کو رحمت الہی کی گود میں آرام فرماہوئے۔

آیئے! ہاتھ اٹھا کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو اسوہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی توفیق عنایت فرماتے ہوئے قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی گزارنے کی توفیق بخشیں (آمین ثم آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وسیدنا ومولانا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وعلیٰ ائمۃ الاسلام والمجتہدین وعلیٰ عباداللہ الصالحین آمین یارب العالمین

# ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربانیاں دیں گے

## سلانوالی میں احتجاج سے مولانا غلام مصطفیٰ شجاع آبادی کا خطاب

مسجد غلہ منڈی میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے

مولانا غلام مصطفیٰ شجاع آبادی نے کہا کہ یوسف کذاب کا تعاقب ہم نے بھرپور انداز میں کیا اور اس کذاب اور مرتد کو جیل کی سلاخوں میں پہنچایا ہمارے اسلاف نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے ہمیشہ کام کیا ہے اب بھی کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ربوہ میں رہ کر مرزائیوں کا ڈٹ کا مقابلہ کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے جب تک وہ راہ راست پر نہیں آتے ہماری ان سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے ہم تو صرف انہیں جہنم کا ایندھن بننے سے بچانا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر قاری اکرام مدنی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ مولانا شاہد مسعود بھی موجود تھے۔

## "رحمت بابا منظور حق"

### آہ! حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

جس نے علمی سرور پایا تھا
مذہب حق کا نور پایا تھا
شارح علم سنت و قرآن
آگہی و حضور پایا تھا
گواہ ہے ماہنامہ "الفرقان"
پوری جگ نے شعور پایا تھا
دی "معارف بیش" کو صورت
فن شرح الصدور پایا تھا
خادم خاتم رسل کہیے!
عشق نے جب سرور پایا تھا
وقف امت رہا قلم اس کا
شرف بین السطور پایا تھا
زیب منظور رب تھا صبح مسا
محترم جلوہ طور پایا تھا
شخصیت بے مثل ہے حضرت کی
نام بھی دور دور پایا تھا
موت عالم ہے موت عالم کا
وہ گئے' غم ظہور پایا تھا
رحمۃ اللہ علیہ اے "جوہر"
مرحلوں پہ عبور پایا تھا

(جوہر براہوی)

# قادیانی وحی والہام کا معیار

مولانا عبداللطیف مسعود

قسط نمبر۲

جناب مرزا صاحب ضابطہ وحی کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

۱۔ اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا' اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ (چشمہ معرفت ۲۰۹ خزائن ص ۲۱۸ ج ۲۳ طبع ربوہ)

نیز لکھا کہ:

۲۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سنت اللہ کے موافق تو یہی عادت الٰہی ہے کہ وہ ہر ایک قوم کے لئے اسی زبان میں ہدایت کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ملہم کو خوب یاد ہو اور گویا اس کی زبان کے حکم میں ہے۔ تو بسا اوقات ملہم کو اس زبان میں الہام ہوجاتا ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۱۰)

ناظرین! واقعی مرزا صاحب نے ٹھیک کہا ہے کہ ہر ملہم کو اس کی قومی زبان میں ہی الہام ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید یہی گواہی دیتا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (ابراہیم)

لیکن اس معیار پر جب ہم قادیانی کتب کو پرکھتے ہیں تو معاملہ بگڑ جاتا ہے کیونکہ ان میں مرزا جی کے الہامات ہر زبان میں ملتے ہیں۔ عربی' فارسی' پنجابی' اردو' انگلش' سنسکرت اور عبرانی وغیرہ جن میں اکثر زبانوں کے ابجد سے بھی مرزا صاحب واقف نہیں۔ لہٰذا اگر مرزا صاحب کے مذکورہ بالا دونوں اقتباسات صحیح ہیں تو ان کے خلاف ان کی تمام تحریرات لازماً" غلط ہوں گی ورنہ متناقض الکلام قرار پاکر مرزا جی پاگل کہلائیں گے جو کہ کسی قادیانی کو قبول نہ ہوگا۔ لہٰذا معاملہ صاف ہے کہ قادیانیت کا تمام چکر ہی ایک تماشہ ہے جس میں ذرہ برابر معنویت نہیں ہے' کیونکہ ایک صورت میں مرزا صاحب جھوٹے قرار پاتے ہیں اور دوسری صورت میں پاگل' اور تیسری میں خالی' بتلایئے کونسی صورت منظور ہے؟

## مرزا صاحب کی دینداری اور خدا و رسولؐ سے عقیدت:

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

۱۔ "سو مجھ سے پادریوں کے مقابلہ میں جو کچھ وقوع میں آیا۔ یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا (ورنہ درحقیقت دین کی خدمت مقصود نہ تھی) اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں اول درجہ کا بنادیا ہے۔ ۱۔ اول والد مرحوم کے اثر نے ۲۔ اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے ۳۔ تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے"۔ (ضمیمہ ۳ ملحق کتاب تریاق القلوب ص ۷ خزائن ص ۴۹۱ ج ۱۵ طبع ربوہ)

۲۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار' جانثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبتاً" گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اچھی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت زم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ کرکے مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ درخواست بحضور نواب لیفٹننٹ گورنر بہ دوام اقبالہ (ملحق بہ تریاق القلوب ص ۱۳ خزائن ص ۳۵۰ ج ۱۳ طبع ربوہ' نیز تبلیغ رسالت ص ۱۹ ج ۷)

نیز لکھا کہ:

۳۔ اور میں سلطنت انگریزی کے ماتحت مبعوث کیا گیا۔ (اشتہار واجب الاظہار ملحق بہ تریاق القلوب ص ۳ خزائن ص ۵۲۴ ج ۱۵)

۴۔ انہوں نے (میرے خاندان نے) ۱۸۵۷ء کے مفسدہ (جنگ آزادی) کے وقت اپنی تھوڑی سی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے اور ہروقت اولاد اور خدمت کے لئے کمر بستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔

(عاجزانہ درخواست ص اول خزائن ۴۸۸ ج ۱۵)

۵۔ سکھوں کا زمانہ ایک آتشی تنور تھا اور انگریزوں کا قدم رحمت و برکت کا قدم تھا۔

(رویداد جلسہ دعا ص ۱۹ خزائن ص ۶۰۸ ج ۱۵)

۶۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں (معاذ اللہ) اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں...... میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ (تریاق القلوب ص ۱۵ خزائن ص ۱۵۵۔۱۵۶ ج ۱۵)

یعنی کوئی دینی خدمت پیش نہیں محض انگریز ایجنسی مقصود ہے۔

# نعت

ترے امتی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی دشمنوں کے ڈر سے
نہ کریں گے بے وفائی ترے دین معتبر سے
تو ہے راہبر ڈرے کیوں کوئی رات کے سفر سے
کہ چراغ جل اٹھیں گے تری گرمئی نظر سے
ترے گھر میں جا بسی جب تو سکوں ہوا میسر
کہ تھکی ہوئی تھی خوشبو شب و روز کے سفر سے
تری خوشبوئے بدن کا یہ کمال رہبری ہے
کوئی راستہ نہ بھولا تو گذر گیا جدھر سے
عبدالحق تمنا

## امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا

"پاکستان ہم نے ہزاروں بہن بیٹیوں کی عصمتیں لاکھوں کڑیل نوجوانوں کا مچلتا ہوا خون پیش کرکے حاصل کیا ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال کی انسانی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو کوئی سودا اتنا مہنگا نہیں چکایا گیا۔ لیکن اب اس کی حفاظت اسی طرح کرنی ہوگی جس طرح بیش بہا، قیمتی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ آپ کے مقابلے میں اگرچہ بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن باطل کو سرنگوں کرنے کے لئے میری رگوں میں اب بھی جوان خون دوڑ رہا ہے۔"

(روزنامہ آزاد لاہور کیم اکتوبر ۱۹۵۱ء)

KHATM-E-NUBUWWAT

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

**ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات**

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہو گا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

**دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے**

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم۔اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340